قرآن میں ناسخ ومنسوخ

مولانا محمد فیض احمد اویسی رضوی

ناشر

سیرانی کتب خانہ

فہرست

وجہ تالیف

قرآنِ مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے تو صاحبِ کلام کی طرح اس کا کلام بھی عظیم الشان ہے، جس کے سمجھنے کے لیے بہت بڑے علم وفہم والے بھی خودکو کوتاہ اندیش سمجھتے ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ دورِ حاضر میں ہر کوئی دو چار اردو کی کتابیں پڑھ کر ''مفسرِ قرآن'' بن بیٹھتا ہے۔ پھر اپنی کوتاہ اندیشی کے باوجود بہت بڑے ائمہ ومشائخ اور علماءِ محققین ومفسرینِ کاملین کو تنقید کا نشانہ بناتا ہے۔ کلامِ الٰہی کی ہر بحث بحرِ بیکراں ہے اور الحمدللہ علمائے اہل سنت، متقدمین ومتاخرین نے کسی بحث کو تشنہ تکمیل نہیں چھوڑا۔ فقیر اپنی اس تصنیف میں بحکم مبلغ اسلام حضرت علامہ سید حمزہ علی شاہ صاحب قادری مدظلہ، خطیب جامع مسجد عالمگیر کراچی، کے حکم سے ناسخ ومنسوخ کی تفصیل وتحقیق عرض کرنا چاہتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بہت سے بڑے بڑے خود کو محقق کہلوانے والے ناسخ ومنسوخ سے بے خبری کی وجہ سے ہزاروں ٹھوکریں کھاتے نظر آتے ہیں۔ اس کے علاوہ بہت سے بدمذہبوں نے اس بحث کا سرے سے انکار کر دیا ہے۔ حالانکہ اس سے قبل انکار صرف یہود ونصاریٰ اور ملحدین بے دین اور منکرینِ اسلام کو تھا، اب مدعیانِ اسلام بھی اس کا انکار کرنے لگ گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ

اسلام میں اس کی اہمیت کا اندازہ لگائیے کہ ہمارے اسلاف ائمہ کرام فرماتے ہیں کہ کسی کے لیے جائز نہیں کہ بغیر ناسخ اور منسوخ کی پہچان کے، اللہ کی کتاب کی تفسیر کرے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی سے پوچھا۔

أتعرف الناسخ من المنسوخ؟ قال: لا، قال: هلكت وأهلكت،

ترجمہ: کیا تجھے ناسخ ومنسوخ کی پہچان ہے

اس نے کہا نہیں ۔ تو انہوں نے فرمایا۔ ہلکت واہلکت کہ تو خود بھی ہلاک ہوا اور دوسروں کو بھی تو نے ہلاک کیا۔

فائدہ: اس طرح کا واقعہ حضرت ابن عباس کا ایک واعظ کے سامنے ہوا تو آپ نے بھی یہی فرمایا جو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ (رسالہ ابن حزم، اتقان در رسالہ ابن حزم بر تفسیر ابن عباس صفحہ ۳۰۸)

فائدہ: دورِ حاضر میں اکثر نہ صرف علماء، بلکہ خود کو محقق کہلوانے والے اور ڈاکٹر وپروفیسر و وکلاء تو خصوصیت سے اس ہلاکت وتباہی کا نشانہ ہیں کہ ان غریبوں کو ناسخ ومنسوخ کا اکثر حصہ غیر معلوم ہے، بلکہ اکثر بیچارے اس قیمتی علم سے محرومی کی وجہ سے نسخ کا انکار ہی کر دیتے ہیں۔ (معاذ اللہ)

حکایت: حضرت سعید بن ابوالحسن کی ابویحیٰی سے ملاقات ہوئی ابویحیٰی چوٹی کے مقرر اور لچھے دار تقریر میں مشہور تھے۔ حضرت سعید سے کہا۔ اے سعید مجھے دیکھ لو اور غور سے دیکھ لو میں وہی ہوں، کہ ایک دفعہ مجھ پر سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا گزر ہوا اور میں کوفہ میں تقریر کر رہا تھا مجھ سے پوچھا تو کون ہے۔ میں نے عرض کی۔ ابویحیٰی۔ آپ نے فرمایا۔ تو مدعی ہے کہ دیکھ لو میں ایسا ہوں ویسا ہوں وغیرہ۔ لیکن مجھے یہ تو بتا کیا تجھے ناسخ ومنسوخ کا علم ہے؟ میں نے نفی کا جواب دیا، تو فرمایا:

"هلكت واهلكت" تو نے خود کو ہلاک کیا دوسروں کو بھی تباہ وبرباد کیا۔ ماعدت بعد ذلك اقض على احد

ترجمہ۔ اس کے بعد میں نے کوئی تقریر نہیں کی۔ اور فرمایا میرے لیے یہی بہتر ہے۔ (رسالہ ابن حزم)

فائدہ: رسالہ ابن حزم میں ہے کہ حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللّٰہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں سئل حذیفة عن شئی فقال انما یفتی احد ثلاثة من عرف الناسخ والمنسوخ .قیل من یعرف ذلک فقال عمر. او سلطانٌ فلا یجد من ذلک بدا او رجل متکلف.

ترجمہ: کہ دریافت کیا گیا حضرت حذیفہ رضی اللّٰہ عنہ سے کسی چیز کے بارے میں تو آپ نے فرمایا۔ تینوں میں سے ایک ہی فتویٰ دے سکتا ہے۔۱۔ جو ناسخ ومنسوخ جانتا ہے عرض کی گئی وہ کون ہے؟ فرمایا عمر،۲۔ یا سلطان (بادشاہ)،۳۔ اس فنِ ناسخ ومنسوخ کا ماہر۔

(رسالہ ابن حزم)

فائدہ: میری بدگمانی نہیں حقیقت ہے کہ اکثر مفتی حضرات ناسخ ومنسوخ کے فن سے فارغ ہیں، اس لئے کتب فتاوٰی سے کما حقہ اخذ بیانی نہیں کر سکتے اور فتویٰ دینے اور لکھنے میں غلطی کرتے ہیں۔

......کاش آج علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ ہوتے......

حضرت امام القاضی محمد بن عبداللہ بن علی العامری الاسفری رحمۃ اللّٰہ علیہ اپنے رسالہ الناسخ والمنسوخ میں لکھتے ہیں کہ سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ جامع مسجد کوفہ میں تشریف لے گئے۔ ایک آدمی کو دیکھا کہ اسے لوگوں نے گھیرا ہوا ہے اور اس سے آیاتِ قرآنیہ کی تفسیر کے سوالات کر رہے ہیں، اور وہ انہیں تفسیری جوابات دے رہا ہے، اور وہ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللّٰہ عنہ کا شاگرد تھا۔ آپ نے اس سے پوچھا اتعرف الناسخ والمنسوخ من القرآن ؟ کیا تو قرآن کا ناسخ ومنسوخ

جانتا ہے؟ عرض کی نہیں۔ آپ نے فرمایا۔

"هلكت و اهلكت" تو خود بھی ہلاک ہو گیا دوسروں کو بھی ہلاک کر رہا ہے۔ اس کے بعد فاخذا ذنیه وفتلهما فتلا شدیدًا وقال له لا تقصص ولا تواعظ فی مسجد نا هذا بعد۔ پھر آپ نے اس کے دونوں کان پکڑ کر انہیں سختی سے مروڑا۔ یعنی سخت گوشمالی فرما کر ارشاد فرمایا کہ آئندہ ہماری اس مسجد میں وعظ نہ کرنا۔

حکایت:۔ یونہی حضرت ابن عباس و ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے منقول ہے کہ انہوں نے بھی ایک ایسے شخص کو وعظ اور تفسیر القرآن سے روکا جو ناسخ و منسوخ سے بے خبری کا اظہار کر رہا تھا۔

☆......تاکید برائے نسخ......☆

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ لا يحل لا حد ان يعظ الناس ويفسر القرآن الا ان يكون عالمًا بالناسخ والمنسوخ۔

ترجمہ:۔ کسی کو جائز نہیں کہ وہ لوگوں کو وعظ سنائے اور قرآن کی تفسیر بیان کرے، سوائے اس کے، جو جاننے والا ہو علم ناسخ اور منسوخ کا (جب تک علم ناسخ و منسوخ کا عالم نہ ہو جائے)

فائدہ: یہ واقعات لکھ کر حضرت الامام القاضی محمد بن عبداللہ الاسفری رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ "ولا يخالف لهولاء الصحابة فصار ذلك اجماعًا منهم انه لا يحل لا حد ان يفسر القرآن ويعظ الناس الا بعد ان يعرف الناسخ و المنسوخ"

ترجمہ:۔ ایسے جلیل القدر صحابہ کی مخالفت جائز نہیں، اور اس سے ثابت ہوا کہ صحابہ کا اجماع ہے کہ ناسخ ومنسوخ کے علم کے بغیر کسی کو جائز نہیں کہ وہ قرآن کی تفسیر بیان کرے یا وعظ وتقریر کرے۔

مسئلہ:۔ ان تصریحات وحکایاتِ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ثابت ہوا کہ مفسر ودیگر اہلِ علم کو ناسخ ومنسوخ کا علم حاصل کرنا واجب ہے، اس علم کے بغیر اگر کوئی قرآن مجید کی تفسیر یا قرآنی احکام بیان کرے تو مجرم ہے۔ اس فن کو حاصل کرنا ضروری ہے۔ زیادہ نہ سہی جو تصانیف اس موضوع میں مطبوعہ یا غیر مطبوعہ ہیں ان میں سے کسی کا مطالعہ کر کے اس کے قوانین ومسائل اور اصول واحکام خوب یاد کرے۔ چند تصانیف یہ ہیں۔

۱. "اتقان" للسیوطی باب الناسخ والمنسوخ۔

۲۔ تفسیر احمدی پارہ ۱۔

۳۔ رسالہ ابن حزم

۴۔ رسالہ قاضی محمد بن عبداللہ اسفری۔ ایسے ہی دوسری تفاسیر زیر آیت مَا نَنْسَخْ

۵۔ تصنیفِ اُویسی "القول الراسخ فی تحقیق المنسوخ والناسخ"

۶۔ قصیدہ نخبہ للسیوطی مع شرح اویسیہ،

اور مندرجہ ذیل علمائے کرام نے اپنی تصانیف میں محققانہ ابحاث لکھی ہیں۔

۱۔ ابوعبیدہ قاسم بن سلام ۲۔ ابوداؤد سجستانی،

۳۔ ابوجعفر نحاس، ۴۔ ابن الانباری مکی

۵۔ ابوبکر ابن العربی مالکی وغیرہم رحمھم اللہ تعالیٰ۔

حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ ''اتقان'' کی نوع نمبر ۴۷ جلد دوم میں لکھتے ہیں کہ اس موضوع پر بے شمار علماءِ کرام نے مستقل کتابیں لکھی ہیں۔

بہر حال اہلِ علم کے لیے ضروری ہے کہ وہ ناسخ ومنسوخ کی بحث کو خوب سمجھے تا کہ اسلام بیان کرنے میں غلطی نہ ہو۔

......اسلاف اور علم النسخ ......

دورِ سابق میں نسخ کے موضوع سے اتنا دلچسپی تھی کہ خواتین تک کو اس فن میں مہارتِ کاملہ حاصل تھی، یہاں تک کہ ایسی خواتین بہت بڑے ائمہ کو تحقیق کے میدان میں پیچھے چھوڑ جاتی تھیں۔

حکایت:۔ حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ امام ہبۃ اللہ بن سلامہ العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ (سورہ دہر آیت ۸ پارہ ۲۹) میں آخری لفظ اسیر اً حکماً منسوخ ہے، اور اس سے مشرکین کا اسیر (جنگی قیدی) مراد ہے۔ اس پر آپ کی صاحبزادی نے کہا بابا آپ نے صحیح نہیں فرمایا۔ اس لئے کہ اجماع المسلمین ہے کہ جنگی قیدی اگر چہ کافر ومشرک ہو اس کو کھانا کھلانا چاہئے اسے بھوکا چھوڑنا برا ہے۔ امام ہبۃ اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا صَدَقْتِ، بیٹی تو نے سچ کہا۔

(اتقان فی علوم القرآن)

غور فرمایئے کہ خاتون کو علمِ ناسخ ومنسوخ میں کتنا مہارت تھی کہ ایک بہت بڑے امام، اور وہ بھی اپنے والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ، کو ٹوک دیا۔ اور امام ہبۃ اللہ کی حق

شنوائی کو بھی داد دینی چاہئے کہ بیٹی کے غلطی کی نشاندہی پر تحسین وآفرین فرمائی۔ اس سے دورِ حاضر کے بعض علماء سوچیں کہ وہ کس زعم میں ہیں کہ انہیں حق بات پر ٹوکا جائے تو نہ صرف ناراض ہوتے ہیں، بلکہ زندگی بھر ٹوکنے والے کے جانی دشمن بن جاتے ہیں، نہ صرف خود بلکہ اپنے تمام لاؤ لشکر کا سارا زور ٹوکنے والے کے خلاف لگا دیتے ہیں۔

فائدہ: اس قسم کے بے شمار واقعات دورِ سابق میں پائے جاتے ہیں کہ جن سے ناسخ ومنسوخ سے بے خبر کی خوب سرزنش ہوتی تھی بلکہ اس کی لاعلمی کے اظہار پر اسے وعظ وتقریر اور فتویٰ نویسی ودیگر اہم عہدوں سے ہٹا دیا جاتا تھا۔ دورِ حاضر کی لاابالی اور آزاد خیالی کی زبوں حالی زوروں پر ہے، کہ اردو کی دو چار کتابوں کے پڑھ لینے پر، رازی وغزالی کو بھی تصور تک نہیں لاتا، قدرت بھی ایسوں کو رسہ دیتی ہے کہ وہ مالی وفرت اور جاہلوں کی اقتداء کی کثرت سے نوازا جاتا ہے۔ ہر اہلِ حق کو عسرت اور تنگدستی اور وسائل کی کمی پیدا کر کے دونوں کو امتحان میں ڈال دیتا ہے۔ پھر کرشمہ قدرت کے نظارے خوب ہوتے ہیں۔ اس کے بعد چند دنوں میں باطل مٹ کر رہ جاتا ہے اہلِ حق کا تا قیامت بول بالا رہتا ہے۔ کچھ آج کل ہمارے ساتھ یوں ہی ہو رہا ہے۔

فقیر کو بیرونِ ملک جانا ہوا تو کسی نے طعن کے طور کہا کہ تم آئے ہو کسی نے سونگھا تک نہیں، فلاں صاحب تشریف لائے ان کی خوب آؤ بھگت ہوئی، اور درجنوں پروفیسروں، ڈاکٹروں بلکہ بڑے بڑے افسروں نے ان کے لیے آنکھیں بچھائیں اور دعوتیں دیں وغیرہ۔ فقیر نے کہا یہی شکایت مجھے بھی ہے، لیکن میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ارشاد پڑھ کر خود کو تسلی دیتا ہوں انہوں نے فرعون کا ٹھاٹھ باٹھ دیکھ کر اللہ تعالیٰ سے عرض کی۔

رَبَّنَآ اِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّاَمْوَالًا فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِكَ ۚ

ترجمہ:۔ اے رب ہمارے تو نے فرعون اور اس کے سرداروں کو آرائش اور مال دنیا کی زندگی میں دیے اے رب ہمارے اس لئے کہ تیری راہ سے بہکادیں۔

اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو تسلی دی کہ صبر کیجئے ایک مدت کے بعد فرعون کا تمام سرمایہ تمہیں عطا ہوگا۔ فقیر نے کہا میں بھی موسیٰ علیہ السلام کی اتباع کرتا ہوں۔

بہرحال فقیر نے یہ رسالہ علمائے کرام کے لیے خصوصًا اور عوام وطلباء کے لیے عمومًا تحقیقی طور پر لکھا۔ اس کا مطالعہ کر کے علمی اضافہ فرمائیں خدا کرے فقیر کی یہ کاوش بارگاہِ حق میں قبول ہو اور ناشر اور فقیر کے لیے توشہ راہ ہو۔ آمین۔

اس رسالہ کی ترتیب وتدوین اور دلکش اشاعت کا سہرا ''سیرانی کتب خانہ'' کے سر ہے۔

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی

بہاول پور پاکستان

☆......مقدمہ......☆

صرف قرآنِ مجید کے الفاظ کا ترجمہ پڑھنے کا نام قرآن فہمی نہیں، اس طرح سے تو بعض اوقات انسان گمراہ ہو جاتا ہے۔خود قرآنِ پاک کا اعلان ہے۔

يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا وَّيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا

ترجمہ:۔ اللہ گمراہ کرتا ہے اس (قرآن) سے بہت ساروں کو اور ہدایت کرتا ہے اس (قرآن) سے بہت ساروں کو۔

اسی لئے ضروری ہے کہ اس کے سمجھنے سے پہلے علومِ اسلامیہ مکمل طور پر سمجھ لینے چاہئے۔ ورنہ قرآن مجید سے ہی گمراہ ہو جانا بعید نہیں۔ شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللّٰہ علیہ نے فرمایا کہ علمِ تفسیر قرآن فہمی کے لیے پڑھنا واجب، اور علمِ تفسیر کو سمجھنے کے لیے پندرہ علوم کا حفظ لازم ہے، ان پندرہ علوم کی تفصیل وتحقیق فقیر نے "احسن البیان فی اصول تفسیر القرآن جلداول" میں لکھ دی ہے۔ یہاں ناسخ ومنسوخ کی مناسبت سے عرض ہے کہ قرآنی آیات دو قسم پر ہیں۔

﴿۱﴾......محکم ﴿۲﴾......متشابہ

اوران دونوں کی تصریح وتشریح قرآن مجید نے خود بتائی ہے چنانچہ خود فرمایا۔

هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ؕ وہی ہے جس نے تم پر یہ کتاب اتاری۔ اس کی کچھ آیتیں صاف معنی رکھتی ہیں۔ وہ کتاب کی اصل ہیں اور دوسری وہ ہیں جن کے معنی میں اشتباہ ہے۔

(پارہ ۳ آل عمران)

یعنی آیات دو قسم ہیں۔ ﴿۱﴾......متشابہات۔ ﴿۲﴾......محکمات

یہی آیات عوام کے احکام سے تعلق رکھتی ہیں اسی لیے انہیں ام الکتاب، کتاب کی اصل کہا گیا ہے۔

فائدہ، امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اسی تقسیمِ قرآنی کی مزید وضاحت فرماتے ہیں کہ آیاتِ قرآنیہ کی تین قسمیں ہیں۔

۱۔مطلقاً محکم ۲۔مطلقاً متشابہ ۳۔من وجہٖ محکم اور من وجہٖ متشابہ

اللہ تعالیٰ کی صفات کی آیات متشابہ کی قسم میں داخل ہیں مثلاً نفس، عین، ید، الساق، الجنب، القریب، محی، عند، معیت وفراغت کا اطلاق وغیرہ۔اسی طرح سورتوں کے اوائل یعنی حروف مقطعات بھی متشابہ میں داخل ہیں۔ مثلاً علیہ السلام، المٓصٓ، الٓرٰ، حٰمٓ وغیرہ۔اگرچہ مفسرین نے انکے کچھ معانی بتائے ہیں لیکن بالآخر فیصلہ یہی فرمایا، اللہ ورسولہ اعلم۔

اس بحث کو فقیر نے ازالۃ الشبہات فی الآیات المتشابہات میں تفصیل وتحقیق سے عرض کردی ہے۔

فائدہ، نسخ کو متشابہات سے کوئی تعلق نہیں اس کا تعلق صرف آیاتِ محکمات سے ہے۔اور وہ بھی چند قوانین وشرائط کے مطابق، جن کی تفصیل وتحقیق ہم آگے چل کر عرض کریں گے۔ان شاءاللہ تعالیٰ

......نسخ کی لغوی تحقیق......

نسخ کئی معانی میں آتا ہے۔

ا۔تحویل۔اس کی مثال میں امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ جیسے حوادیث کا تناسخ، ایک شخص سے دوسرے شخص کی جانب تحویل میراث۔

2۔ازالہ۔یعنی زائل کرنے کے معنی میں بھی آتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ ط

تو مٹا دیتا ہے اللہ اس شیطان کے ڈالے ہوئے کو پھر اللہ اپنی آیاتیں پکی کر دیتا ہے۔

سوال:۔ماالفرق بین الا زالۃ والتحویل ازالہ وتحویل میں کیا فرق ہے؟

جواب:۔ازالہ کہتے ہیں شئے کی حقیقت کو مٹا دینا اور تحویل کہتے ہیں کہ ایک شئے کی حقیقت کو بحال رکھ کر ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا۔یہ دو طریقوں پر ہے۔

ا۔منقول عنہ میں شئے کے نشان باقی نہ رہیں جیسے نسخ الشباب جوانی کا ختم ہو جانا یا نسخت الشمسُ الظلَّ دھوپ نے سایہ کو مٹا دیا۔

۲۔شئی کی حقیقت منقول عنہ میں باقی ہو اور منقول الیہ میں بھی جیسے نسختُ الکتاب میں نے کتاب لکھی۔

3۔نقل یعنی ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے اور اسی سے ہے نسخت الکتاب اذا نقلت مافیہ حاکیا للفظہ وخطہ میں نے کتاب کا نسخہ تیار کیا۔یہ اس صورت میں بولا جاتا ہے کہ جب کتاب کے لفظ اور طریقہ خط دونوں کی بجنسہ کو دوسری جگہ نقل کیا جائے۔وھذا الوجہ لا یصح ان یکون فی القرآن ۔اور اس وجہ کا کتاب اللہ میں پایا جانا درست نہیں۔

4۔تبدیل کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

علیہ السلام اور جب ہم ایک آیت کی جگہ دوسری آیت بدلیں۔

5۔ رسالہ ابن حزم میں ہے کہ نسخ دوسری جگہ منتقل کرنے کا نام ہے اور طریقت میں ابطال شئی و اقامة آخر مقامه ایک شئے کو مٹا کر دوسری شئے کو اس کے قائم مقام کھڑا کرنا۔ حدیث شریف میں ہے۔

مامن نبوة اِلّا وتنسخها فترة ۔ کوئی ایسی نبوت نہیں جسے فترت نسخ نہ کرتی ہو، یعنی ہر نبوت کے بعد فترت کا ہونا ضروری ہے خواہ تھوڑی مدت ہی سہی ۔ اسی سے ہے۔

نسخ الشبیب الشباب بڑھاپے نے شباب کو منسوخ کیا

ایسے ہی کہا جاتا ہے۔ نسخت الشمسُ الظلّ، دھوپ نے سایہ ہٹایا۔

ایسے ہی کہتے ہیں۔

نسخت الریحُ الدیارَ ۔ آندھی نے گھر مٹا ڈالے۔ مزید لکھنے ضرورت نہیں کیونکہ فقیر نے اس سے قبل بہت کچھ لکھ دیا ہے۔

......نسخ کا شرعی معنی......

اما النسخ فی الاصطلاح فهو رفع الحکم الشرعی بدلیل شرعی متاخر.

ترجمہ۔ حکمِ شرعی کے تعلق کو بعد میں آنے والی دلیلِ شرعی سے اٹھا دینے کا نام نسخ ہے (النا سخ والمنسوخ للسدوسی)

......باب اول......

......﴿قواعد﴾......

۱۔نسخ خطاب کے ساتھ ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ سلسلہ حضور ﷺ کی ظاہری زندگی تک رہا۔

۲۔نسخ حکم شرعی میں ہوتا ہے اخبار، قصص، عقلیات میں نہیں۔

۳۔ناسخ، منسوخ کے بعد ہوتا ہے، کبھی نسخ، منسوخ پر عمل کرنے سے پہلے ہو جاتا ہے جیسے آپعلیہ السلام اور پچاس نمازیں۔ مزید تفصیل آگے آئے گی۔ ان شاء اللہ.

فائدہ: علماء کا قول ہے کہ قرآن مجید میں کوئی ایسا ناسخ نہیں کہ ترتیب قرآنی میں منسوخ سے پہلے آیا ہو سوائے دو آیتوں کے۔

۱۔ سورۃ البقرہ میں آیتِ عدت۔ ۲۔ سورۃ الاحزاب میں لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ ان کے علاوہ بھی بعض علماء نے بیان کی ہیں جسے امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اتقان میں بیان فرمایا ہے[۱] اس میں خصوصیت سے کوئی فائدہ مرتب نہیں اسی لیے ہم اسے نہیں لکھ رہے۔

قاعدہ: قرآن مجید میں جتنے مقامات پر کفار کے ساتھ نرمی کا حکم واقع ہوا وہ آیتِ ''سیف'' سے منسوخ ہے۔ آیت السیف یہ ہے علیہ السلام وَجَدْتُّمُوْهُمْ وغیرہ علیہ السلام مشرکوں کو جہاں پاؤ قتل کردو۔ اس قسم کی، تمام سختی کی آیات سے، آیت السیف مراد ہے مثلاً

يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ

علیہ السلامو غیرہ۔ اس قسم کی آیات سے نرمی کی ایک سو چودہ آیات منسوخ ہوئیں۔

انتباہ: صلح کلی قسم کے لوگ منسوخہ آیات واحادیث سے گمراہ ہو رہے ہیں، اور دوسروں کو بھی گمراہ کر رہے ہیں مثلاً کہتے ہیں کہ حضور سرورِ عالم ﷺ دشمنوں سے نرمی کرتے تھے۔ دشمنوں کو چادر بچھا کر دیتے۔ دشمن گالی دیتے تو آپ دعائیں دیتے وغیرہ وغیرہ۔ یہ تمام مضامین کفار کے لیے اس وقت تک تھے جب آیات السیف نازل

---

[۱]۔ الاتقان نوع نمبر ۴۷ صفحہ ۲۴۔

نہ ہوگئیں ان کے نزول کے بعد وہ سلسلہ باقی نہ رہا جو پہلے تھا۔

قاعدہ: ناسخ آیت بھی منسوخ ہو سکتی ہے، اس کی مثال لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ہے کہ یہ اُقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ سے منسوخ ہوا۔ اور یہ ناسخ علیہ السلام سے منسوخ ہو گیا۔

قاعدہ: نسخ کے بارے میں ضروری ہے کہ کسی ایسی صریح نقل کی طرف رجوع کیا جائے، جو رسول اللہ علیہ السلام سے ثابت ہو یا کسی صحابی سے منقول ہو اور یوں صراحۃً ہو کہ فلاں آیت نے فلاں آیت کو منسوخ کیا ہے۔

فائدہ: یہ حقیقی منسوخ کے متعلق ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جن حضرات نے صرف اسی قاعدہ کو مدِ نظر رکھا ہے ان کے نزدیک محض چند آیات منسوخ ثابت ہیں۔

قاعدہ: جب تعارض پایا جائے تو تاریخ کا علم ضروری ہے تا کہ متقدم و متاخر کی شناخت ہو سکے۔ اسی سے ہم نے مخالفین کے ایک سوال کا رد کیا ہے جب کہ انہوں نے حضور سرورِ عالم علیہ السلام کے علم کی نفی میں آیت لَا تَعْلَمُهُمْ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ (اے نبی علیہ السلام تم منافقین کو نہیں جانتے ہم انہیں جانتے ہیں) پیش کی تو ہم نے تاریخ سے ثابت کیا کہ سورۃ محمد کی آیت فَلَعَرَفْتَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِيْ لَحْنِ الْقَوْلِ

(تم انہیں علامت سے پہچانتے ہو اور تم ان کی گفتگو سے انہیں سمجھ جاتے ہو کہ منافقین ہیں) پہلی آیت کے بعد نازل ہوئی ہے

(تفسیر جمل وحاشیہ جلالین)

یاد رہے کہ اس میں آیتِ ثانیہ آیتِ اول کے اجمال کی تفصیل ہے نہ کہ ناسخ۔

قاعدہ: نسخ کے بارے میں عام مفسرین کا قول بلکہ مجتہدین کا اجتہاد بھی بغیر صحیح نقل اور بلا کسی واضح معارضہ کے قابل قبول نہ ہوگا، کیونکہ نسخ ایسے رفع حکم کو شامل ہوا کرتا ہے جس کا تقرر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ اقدس میں ہو چکا ہے تو اس میں نقلِ صحیح، اور تاریخِ صریح ہی اعتماد کے لائق ہے نہ کہ اجتہاد ورائے۔

فائدہ: بعض تفاسیر میں مفسرین کی مختلف آراء منقول ہوتی ہیں۔

۱۔ متشددین تو مذکورہ بالا شرائط سے سر مو نہیں ہٹتے اسی لیے بہت سی آیات کے نسخ کا انکار کردیتے ہیں۔

۲۔ نرم گوشہ والے تو ہر عام سے خاص اور مطلق سے مقید اور استثناء وغیرہ کو منسوخ سے تعبیر کرتے ہیں، اسی لئے ان کے نزدیک نسخ کا دائرہ وسیع ہے امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے لئے فیصلہ فرماتے ہیں کہ صحیح صورت دونوں گروہوں کے خلاف ہے جس کا خلاصہ فقیر کے رسالہ "استثناء کو مجازاً نسخ کہہ سکتے ہیں" میں ہے (والعلم عند اللہ)

قاعدہ: نرمی کی کل آیات ۱۱۴، اور اڑتالیس سورتیں یہ ہیں۔ البقرہ، آل عمران، نساء، انعام، اعراف، انفال، توبہ، یونس، ہود، رعد، الحجر، النحل، اسرائیل، مریم، طٰہٰ، حج، المؤمنون، النور، قصص، عنکبوت، روم، لقمان، السجدہ، احزاب، سبا، فاطر، صافات، ص، الزمر، المومن، السجدہ، حم عسق، زخرف، دخان، جاثیہ، احقاف، محمد، مزمل، دہر، طارق، غاشیہ، التین، کافرون۔ آیات کی تفصیل آئے گی ان کی ناسخ "آیاتِ سیف" ہیں۔

قاعدہ: بعض ناسخ ایسے تھے کہ منسوخ پر عمل سے پہلے ہی نازل ہوجاتے، جیسے آیتِ نجویٰ۔

اور بعض ایسے بھی تھے کہ جن کے لیے کئی سال گزر جاتے مثلاً آیت کہ علیہ السلام کا نزول ابتدائے اسلام میں ہوا لیکن اس کا نسخ سورۃ الفتح لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ ،

تیرہ سال بعد یعنی سال حدیبیہ میں ہوا۔

فائدہ: اس آیت کے نسخ کی بحث میں تفصیل آئے گی۔ان شاء اللہ تعالیٰ۔

فائدہ: وقوعِ نسخ صرف امر اور نہی میں ہوتا ہے، چاہے اوامر اور نواہی لفظِ خبر کے ساتھ آئیں یا امر اور نہی کے ساتھ، مگر جو خبر طلب کے معنی میں نہیں ہوتی تو اس میں نسخ بھی نہیں ہوگا اور وعد اور وعید اسی قبیل سے ہیں۔

سوال: بعض علماء نے تو اخبار اور وعید و وعد کی آیات میں نسخ مانا ہے۔

جواب: اس کے جواب میں امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ

واذا عرفت ذالک عرفت فساد وضع من ادخل فی کتب النسخ کثیرا من آیات الاخبار والوعد والوعید۔ [1]

لھذا اس بات کو سمجھنے کے بعد آپ کو بخوبی علم ہو جائے گا کہ جن علماء نے نسخ کی کتابوں میں بہت سی اخبار وعد اور وعید کی آیاتیں داخل کردی ہیں انہوں نے کیا کیا ہے۔

مسئلہ: نسخ کی کئی قسمیں ہیں۔

۱۔أحدها :نسخ المأمور قبل امتثاله. وهوالنسخ على الحقيقة كآية النجوى.

---

[1]: الاتقان فی علوم القرآن النوع ۴۷ جلد ۲ صفحہ ۲۱

ایک وہ نسخ ہے کہ مامور بہ کا نسخ، اس کی بجا آوری سے پہلے کر دیا گیا ہو، اس کی مثال ہے آیتِ نجویٰ ہے اور یہی حقیقی نسخ ہے۔

۲۔الثنی :نسخ مما کان شرعاً لمن قبلنا کآیة شرع القصاص والدیة، أو کان أمر به أمراً إجمالیاً کنسخ التوجه إلی بیت المقدس بالکعبة وصوم عاشوراء برمضان، وإنما یسمی هذا نسخاً تجوزاً.

یعنی وہ منسوخ حکم جو ہم سے پہلے کی امتوں پر نافذ اور مشروع تھا اس کی مثال مشروعیتِ قصاص اور دیت ہے۔

فائدہ: اسے نسخ سے تعبیر کیا جائے۔ یا یوں کہو کہ دراصل یہ بات تھی کہ اس امر کا حکم مجمل طور پر دیا گیا تھا، جیسے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کا حکم، خانہ کعبہ کی طرف منہ کرنے سے، اور عاشورہ کے روزے ماہ رمضان کے روزوں سے منسوخ ہو گئے اور اس کو نسخ کے نام سے مجازی طور پر موسوم کرتے ہیں۔

۳۔الثالث :ما أمر به لسبب ثم یزول السبب، کالأمر حین الضعف والقلة بالصبر والصفح ثم نسخ بإیجاب القتال، وهذا فی الحقیقة لیس نسخاً بل هو من قسم المنسأ کما قال تعالی أو ننسأها فالمنسأ هو الأمر بالقتال إلی أن یقوی المسلمون،

ترجمہ۔ جس کا حکم کسی سبب کی وجہ سے دیا گیا تھا مگر بعد میں وہ سبب زائل ہو گیا، جس طرح کہ مسلمانوں کی کمزوری اور قلت کے وقت میں صبر اور درگزر کرنے کا حکم دیا گیا تھا مگر بعد میں جب یہ عذر جاتا رہا تو قتال کو واجب کر کے اس کے اگلے حکم کو منسوخ کر دیا گیا۔

یہ نسخ حقیقت میں نسخ نہیں ہے بلکہ منسا کی ایک قسم سے ہے۔

جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اَوْ نُنْسِهَا یعنی کہ جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم اس حکم کو فراموش کردیتے ہیں، لہذا اقتال کا حکم اس وقت تک مؤخر رہا جب تک کہ مسلمانوں میں قوت نہیں آئی، کیونکہ کمزوری کی وجہ سے نقصان اور تکلیف کو صبر کے ساتھ برداشت کرنے کا حکم دیا۔ بیان مذکور سے اکثرلوگوں کا اعتراض ٹوٹ جاتا ہے کہ اس بارے میں جو آیات نازل ہوئیں وہ آیتِ سیف کے نزول سے منسوخ ہوگئی ہیں بلکہ اصل بات یہ نہیں یہ تو آیت منساء کی قسم سے ہے، جس کے معنی ہی یہی ہیں ہر ایک حکم جو نازل ہوا اس کا پورا کرنا کسی وقت ضرور واجب ہو جاتا ہے۔ امام جلال الدین سیوطی نے تقریر جاری رکھتے ہوئے آخر میں لکھا کہ **بل ینتقل بانتقال تلك العلة الی حکم اخر ولیس بنسخ انما النسخ الازالة للحکم حتی لایجوز امتثاله!**

بلکہ وہ حکم اس علت کے منتقل ہوتے ہی کسی دوسرے حکم کی طرف منتقل ہو جاتا ہے، اور یہ ہرگز نسخ نہیں ہے کیونکہ نسخ کے معنی ہیں کہ اس طرح حکم کو زائل کردینا کہ پھر اس پر عمل کرنا جائز نہ ہو۔

فائدہ۔ ابن الانباری مکی کہتے ہیں کہ ایک جماعت کا خیال ہے کہ وہ خطابات جن سے وقت، یا غایت مقرر کرنے کا پتہ چلتا ہے جیسا کہ سورۃ بقرۃ میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

فاعفوا واصفحوا حتی یاتی الله بامره، (توتم چھوڑو اور درگزر کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے) یہ محکم ہے منسوخ نہیں۔ کیونکہ ان خطابات میں مدت رکھی گئی ہے۔ اور جن امور میں مدت کا تعین ہوتا ہے ان میں نسخ کا دخل نہیں۔

!۔ الاتقان فی علوم القرآن جلد ۲ صفحہ ۲۱ نوع نمبر ۴۷

......باعتبارِ نسخ سورتوں کی تقسیم......

وہ سورتیں جن میں ناسخ ومنسوخ نہیں۔

قال بعضهم سور القرآن باعتبا ر الناسخ والمنسوخ اقسام. قسم ليس فيه ناسخ ولامنسوخ -

ترجمہ۔بعض علماء کا کہنا ہے کہ ناسخ اور منسوخ کے اعتبار سے قرآن کی سورتیں کئی قسموں پر منقسم ہیں۔ایک قسم وہ ہے اس میں ناسخ ہے نہ منسوخ۔

......وهو ثلاثة واربعون ......

1۔ ایسی تینتالیس سورتیں ہیں۔١۔ الفاتحة ٢۔يس ٣۔الحجرات ٤۔الرحمن ٥۔الحديد ٦۔الصف ٧۔الجمعة ٨۔التحريم ٩۔الملك ١٠۔الحاقة ١١۔نوح ١٢۔الجن ١٣۔المرسلات ١٤۔عم ١٥۔النازعات ١٦۔الانفطار ١٧۔المطففين ١٨۔ الانشقاق ١٩۔ البروج ، ٢٠۔الفجر ٢١۔البلد ٢٢۔الشمس ٢٣۔الليل ٢٤۔الضحى ٢٥۔الم نشرح ٢٦۔العلق ٢٧۔القدر ٢٨۔البينة ٢٩۔الزلزال ٣٠۔العاديات ٣١۔القارعة ٣٢۔تكاثر ٣٣۔الهمزه ٣٤۔الفيل ٣٥۔ القريش ٣٦۔الكوثر ٣٧۔النصر ٣٨۔اللهب ٣٩۔اخلاص ٤٠۔ الفلق ٤١۔الناس ٤٢۔التين ٤٣۔الماعون۔

(رسالہ ابن حزم)

2۔وہ سورتیں جن میں ناسخ بھی ہے منسوخ بھی۔

وهو خمس وعشرون یہ کل پچیس سورتیں ہیں۔

۱۔البقرہ ۲۔آل عمران ۳۔النساء ٤۔ المائدہ ٥۔ الانفال ٦۔ التوبة۷۔ ابراهیم ۸۔ مریم ۹۔الانبیاء ۱۰۔ الحج ۱۱ النور ۱۲ الفرقان ۱۳۔ الشعراء ۱٤ الاحزاب ۱٥ سبأ ۱٦ المؤمن ۱۷ الشوری ۱۸ الذاریات ۱۹ ، الطور ۲۰۔الواقعة۔ ۲۱ المجادلة ۲۲۔المزمل۔۲۳ المدثر ۲٤۔التکویر ۲٥۔العصر ۔

(رسالہ ابن حزم)

۳۔وہ سورتیں جن میں ناسخ آیات ہیں منسوخ کا وجود نہیں وہ یہ ہیں،۱۔ الفتح ۲. الحشر ۳. المنافقون ۴. التغابن ٥. الطلاق ٦. الاعلیٰ۔

4۔وہ سورتیں جن میں صرف منسوخ آیات ہیں۔امام سیوطی نے فرمایا کہ وهو الاربعون الباقية ۔وہ باقی چالیس سورتیں ہیں۔مگر اس مسئلہ میں ایک اعتراض ہے اس کی تفصیل آئے گی۔

......احکام الناسخ......

امام مکی نے فرمایا ناسخ کی کئی قسمیں ہیں۔

۱۔فرض جس کی فرضیت منسوخ ہوگئی۔اس کے متعلق امام سیوطی رحمة الله علیه نے فرمایا کہ:۔ولا یجوز العمل بالاول کنسخ حکم للزوانی بالحد۔ اس قسم کے نسخ کے بعد فرض اول یعنی منسوخ پر عمل کرنا ناجائز ہے۔جیسا کہ زناکاروں کو حد مارنے کے حکم سے ان کے قید کئے جانے کا حکم منسوخ ہوا۔

۲۔وفرض نسخ فرضا و یجوز العمل بالاول کآیة المصاهرة ۔

وہ فرض کہ اس نے بھی کسی فرض کو منسوخ کیا ہو لیکن اس طرح کہ باوجود نسخ کے منسوخ پر عمل کر لینا جائز ہے، اس کی مثال آیتِ مصاہرۃ ہے۔

۳۔وفرض نسخ ندبًا کا لقتال کان ندبا ثم صار فرضًا ۔

وہ فرض جس نے کسی مندوب حکم کو منسوخ کیا ہو، جیسا کہ جہاد ہے، یہ پہلے مندوب تھا بعد میں فرض ہو گیا ہے۔

۴۔ وندب نسخ فرضا کقیام اللیل نسخ باالقرۃ فی قولہ فاقر و اماتیسر من القرآن

وہ مندوب حکم جو کسی فرض کا ناسخ ہو جیسے نمازِ تہجد۔جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ قرآن پڑھو جہاں سے تمہیں آسان لگے یہاں سے قیام منسوخ ہو گیا حالانکہ قرأت مستحب ہے اور قیام فرض ہے۔

......اقسام النسخ

قرآن میں نسخ کی تین قسمیں ہیں۔

ا۔وہ نسخ کہ اس کی تلاوت اور اس کا حکم دونوں معدوم ہو گئے ہوں۔

سوال:۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔

: کان فیما أنزل عشر مرضعات معلومات فنسخن بخمس معلومات. فتوفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھن مما یقرأ فی القرآن ۔

قرآن میں ''رضعات عشر معلومات،، تھا پھر ''خمس معلومات،، سے منسوخ ہو گیا۔ رسول اللہ علیہ السلام کا وصال ہو گیا تو ہم بھی اسے قرآن میں پڑھتے تھے یہ شیخین کی

روایت ہے۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ خمس معلومات کا لفظ قرآن میں حضور علیہ السلام کی زندگی میں تھا جو بعد کو اڑا دیا گیا یہ قرآن کی واضح تحریف ہے۔

جواب:۔ حدیث میں فتوفی سے مراد یہ ہے کہ حضورِ انور علیہ السلام کا وقت قریب آ گیا تھا یا یہ کہ تلاوت بھی منسوخ ہو گئی تھی اور جماعتِ صحابہ کو نبی پاک علیہ السلام کی وفات کے بعد ہی معلوم ہوا، کیونکہ آپ کی وفات کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اس آیت کو پڑھتے تھے اور حضرت موسیٰ اشعری فرماتے ہیں کہ یہ آیت نازل ہوئی پھر اٹھا لی گئی۔۔ ابن الابندی مکی نے کہا اس مثال میں ناسخ اور منسوخ دونوں غیر متلو ہیں اور اس کی اور کوئی مثال مجھے معلوم نہیں ہوئی۔ [1]

فائدہ: یہاں فقیر ایک جامع تقریر لکھ دے، تا کہ نسخ کے اس قسم سے مخالف فائدہ اٹھا کر دھوکہ نہ دے سکے۔ یاد رہے کہ اگرچہ علمائے کرام نے اس منسوخ کے بیان میں بہت سی آیتیں بتائی ہیں جیسے ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر بالاستیعاب بحث فرمائی ہے، امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بہت سی آیات کو منسوخ میں شمار کرنے والوں نے اس قسم کی آیات پیش کی ہیں، ان آیات کی دراصل کئی قسمیں ہیں، ہاں البتہ ایک قسم ایسی ہے کہ نہ تو وہ نسخ میں شمار کرنے کے لائق ہے اور نہ تخصیص میں، اور نہ ان دونوں باتوں میں سے کسی ایک سے تعلق ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے علیہ السلام اور ہماری دی ہوئی روزی میں سے ہماری راہ میں خرچ کریں۔ یا ایسی دیگر آیات کے بارے میں علماء نے بیان کیا ہے، کہ انفاق کے احکام زکوۃ کی آیات سے منسوخ ہو گئے ہیں، حقیقت یہ ہے کہ ایسا ہرگز نہیں [2] اور یہ حکم اپنے حال پر ہے، اور پہلی آیتِ انفاق اہلِ ایمان کی ثناء کے وقت آئی ہے،

---

[1]۔ الاتقان جلد دوم النوع ۴۷ [2]۔ و لیس کذالک بل ھو باق الخ الاتقان جلد دوم صفحہ ۲۲۔ النوع ۴۷

اوراس میں یہ صلاحیت ہے کہ اس کی تفسیر زکوۃ دینے، ضرورت مندوں میں مال خرچ
کرنے، مساکین کی امداد کرنے اور دعوت جیسے نیک کاموں میں خرچ کی جائے،
اورآیتِ زکوۃ میں زکوۃ کے علاوہ اور کوئی بات نہیں، جواس بات پر دال ہوکہ وہ لازم
اورضروری ہے۔اور دوسری آیت کو بھی زکوۃ پر محمول کیا جاسکتا ہےاوراس کی تفسیر میں
بھی اس کی وضاحت ہے۔اسی طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔
اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ کیا اللہ سب حاکموں سے بڑھ کر حاکم نہیں۔
مندرجہ بالا آیت کے متعلق بھی یہی کہا کیا گیا ہے کہ یہ آیتِ سیف کی ناسخ ہےاور وہ
منسوخ۔ ابدًا لا يقبل هذا الكلام النسخ وان كان معناه الامر بالتفويض
وترک معاقبة لا نه تعالىٰ احكم الحكمين۔
دراصل یہ بات بھی ٹھیک نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ ازل سے ابد تک ہر وقت احکم الحاکمین
ہے۔ یہ کلام کبھی قابلِ نسخ نہیں ہے اگرچہ اس کے معانی تفویض کا حکم دینے اور سزا
دہی کو ترک کر دینے پر دلالت کرتے ہیں۔
ایسے ہی اس کا فرمان علیہ السلام اور لوگوں سے اچھی بات کہو۔اس طرح سورۃ بقرہ کی
مندرجہ بالا آیت کو بعض علماء نے آیتِ سیف سے منسوخ مانا ہے۔

فائدہ: آیتِ سیف یہ ہے۔

فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَخُذُوْهُمْ
وَاحْصُرُوْهُمْ وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۚ فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ

علیہ السلام [1]

---

[1]: سورۃ توبہ آیت ۵

پھر جب حرمت والے مہینے نکل جائیں تو مشرکین کو قتل کرو جہاں پاؤ اور انہیں پکڑو اور قید کرو اور ہر جگہ ان کی تاک میں بیٹھو پھر اگر وہ توبہ کریں اور نماز قائم رکھیں اور زکوۃ دیں تو ان کی راہ چھوڑ دو۔ بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

فائدہ: اس قاعدہ کو ابن حصار نے غلط ثابت کیا ہے اور فرمایا ہے کہ یہ آیت ان عہد کا بیان ہے جو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے لیے تھے اور یہ جملہ خبریہ ہونے کی وجہ سے نسخ نہیں ہوگی۔ اس ضمن کی دیگر آیات کو بھی اسی پر قیاس کرلو۔ اور آیات کی ایک قسم مخصوص کی قسم سے ہے، منسوخ نہیں۔ ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے ایسی آیات میں تحقیقی کلام کیا ہے اس کی مثال ایک یہ آیت ہے۔

إِنَّ الْإِنسَانَ لَفِي خُسْرٍ ۝ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا [1] بے شک آدمی ضرور نقصان میں ہے مگر جو لوگ ایمان لائے۔

علیہ السلام [2] شاعروں کی پیروی گمراہ کرتے ہیں۔

فَاعْفُوا وَاصْفَحُوا حَتَّىٰ يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ [3] تو تم چھوڑو اور درگزر کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے۔

فائدہ: اس کے علاوہ آیات بھی کسی استثناء وغایت کے ساتھ مخصوص ہیں اور جس نے ان آیات کو منسوخ میں داخل کیا ہے سخت غلطی میں ہے من جملہ ان کے آیۃعلیہ السلابھی ہے۔

انتباہ:۔ یہ ایک خاص اشارہ ہے جس کی توضیح آئے گی اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو مندرجہ ذیل آیت کے ذریعہ سے منسوخ بتایا گیا ہے۔

وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلِكُمْ اور پارسا عورتیں ان میں

---

[1]: سورۃ العصر نمبر ۲،۳۔ [2]: سورہ شعرا آیت ۲۲۴۔ [3]: سورۃ البقرہ

سے جن کو تم سے پہلے کتاب ملی۔

مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ آیت بھی مخصوص ہے نہ کہ منسوخ۔

قاعدہ: ایک قسم ایسی آیات کی ہے جن سے زمانہ جاہلیت یا ہماری شریعت سے اگلی شریعتوں یا آغازِ اسلام کے وہ احکام دکھائے گئے ہیں جن کا نزول قرآن میں نہیں ہوا تھا۔ مثلاً باپ کی بیویوں سے نکاح کرنے کو باطل قرار دینا، قصاص اور دیت (خون بہا) کی مشروعیت، اور طلاق کا تین میں انحصار۔ گو اس طرح کی آیتوں کا نسخ کے تحت میں نہ لانا زیادہ بہتر ہے اور اسی آخری بات کو مکی رحمۃ اللہ علیہ نے ترجیح دی ہے[1] ان لوگوں کے نزدیک ایسی آیات کے نسخ نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اگر ان کو نسخ شمار کیا گیا، تو لازم آئے گا کہ تمام قرآن کو نسخ مانیں کیونکہ قرآن میں بڑا حصہ ان امور کا رافع ہے جن پر کفار یا اہلِ کتاب عامل تھے[2]۔ حضرت مکی وغیرہ کا قول ہے کہ ناسخ اور منسوخ کا حق یہ ہے کہ ایک آیت نے دوسری آیت کا نسخ کیا ہو، البتہ اس قسم کی نوع ثانی نسخ میں سے ہے۔ اور وہ ہے آغازِ اسلام میں زیرِ عمل باتوں کو رافع کرنے والی آیات۔ پہلی دو قسموں کے مقابلے میں اس کو نسخ میں داخل کرنا زیادہ بہتر ہے[3]۔

اور جب یہ بات معلوم ہوگئی، تو اگر ہم یہ کہیں کہ صفح اور عفو کی آیتوں کو آیتِ سیف نے منسوخ نہیں کیا ہے، اس صورت میں ان تمام آیات کی بڑی تعداد مع

[1]۔ ولکن عدم ادخاله اقرب وهو الذی رحجه مکی وغیرہ الخ الاتقان جلد دوم صفحہ ۲۳

[2]۔ وجهوہ بان ذلک الوعد فی الناسخ لعد جمیع القرآن منه اذا کله اوا کثرہ رافع لما کان علیه الکفار واهل الکتاب الخ الاتقان جلد دوم صفحہ ۲۲۔

[3]۔ وانما حق الناسخ والمنسوخ ان تکون ایة نسخت آیة. نعم النوع الآخر منه وهو رافع ماکان فی اول الاسلام ادخاله اوجه من القسمین قبله الخ (الاتقان جلد دوم صفحہ ۲۲)

آیات صفح وعفو کے بھی نسخ سے خارج ہو جاتی ہیں، جن کو کثرت سے منسوخ آیتیں پیش کرنے والوں نے بیان کیا ہے، اور بہت تھوڑی آیات ایسی باقی رہتی ہیں جن میں ناسخ اور منسوخ ہونے کی صلاحیت موجود ہو۔ اور میں نے (حضرت جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ) ان آیات کو مع ان کی دلیلوں کے ایک مستقل اور مناسب تالیف میں بھی جمع کیا ہے۔

فائدہ۔ یادر ہے کہ یہ وہ قصیدہ نخیہ ہے جس کی شرح فقیر نے شرح قصیدہ نخیہ کے نام سے لکھی ہے۔ الحمدللہ۔

قاعدہ: آیاتِ منسوخہ زیادہ تر مکیہ ہیں اور مدنیہ اکثر ناسخہ ہیں۔ ورنہ کم از کم یہ ضرور ہے کہ آیاتِ مجملہ مکیہ ہیں اور ان کی تفصیلی آیات مدنیہ ہیں۔

نوٹ :۔ مخالفین کے اکثر دلائل آیاتِ مکیہ میں ہیں اور اہلِ سنت کے اکثر دلائل آیاتِ مدنیہ میں ہیں۔ مختصر تحقیق فقیر نے (احسن البیان جلد اول میں لکھ دی ہے)

لطیفہ :۔ مخالفین اولیاء کرام اور حضور نبی اکرم کے لیےعلیہ السلام، نامزد اشیاء کو وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ میں داخل کر کے حرمت کا فتویٰ لگاتے ہیں۔ حالانکہ یہ آیت منسوخ ہے۔

اور اس کی ناسخ سنت (حدیث) ہے۔ لیکن کیسے منسوخ ہے؟! اس کی تشریح رسالہ ابن حزم میں ہے۔

(اس کی تفصیل وہاں دیکھئے اجمال ہم نے بیان کر دیا ہے)

...... عجوبہ اور انکشاف ......

مخالفین حضور سرورِ عالم علیہ السلام کی لاعلمی ثابت کرنے میں منسوخہ آیات

یا کم از کم آیاتِ مجملہ کا سہارا لیتے ہیں۔ چنانچہ براہینِ قاطعہ میں حضور علیہ السلام کی لاعلمی میں آیت وَمَآ اَدْرِیْ مَا یُفْعَلُ بِیْ وَلَا بِکُمْ پیش کردی ہے۔ حالانکہ یہ آیت بالاتفاق منسوخ ہے۔ [1]

......نسخ کی دوسری قسم......

۲۔ تلاوت منسوخ ہوگئی لیکن اس کا حکم باقی رکھا گیا ہے جیسے آیتِ رجم اس کی تلاوت منسوخ ہوگئی لیکن حکم باقی ہے۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

وان کنا لنقرا فیھا آیة الرجم .قلت ما آیة الرجم ؟قال اذا زنا الشیخ والشیخة فار جموھا البتہ نکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم۔ [2]

ہم اس سورت میں (جس کی بہت آیات منسوخ ہوچکی ہیں) یہ آیت تلاوت کرتے تھے، راوی نے عرض کی وہ آیت رجم کیا ہے؟ فرمایا۔ **اذا زنا الشیخ والشیخة فار جموھا البتہ نکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم** ۔ بوڑھا بوڑھی جب زنا کریں تو انہیں سنگسار کرو بطورِ عبرت، یہ اللہ کا قانون ہے اور اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے۔

فائدہ؛ صاحب برہان نے فرمایا کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ لوگ کہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ اپنی طرف سے کتاب اللہ میں زیادتی کرتا ہے تو میں آیتِ رجم قرآن مجید میں لکھ دیتا، یہ بھی منقول ہے کہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے اے لوگو آگاہ رہو کہ آیتِ رجم انہی آیات میں

---

[1] (رسالہ ابن حزم، الجمل حاشیہ جلالین صفحہ ۲۱۶، تفسیر احمدی، حاشیہ تفسیر جلالین صفحہ ۲۱۶)

[2] الاتقان فی علوم القرآن جلد ۲ نوع ۴۷

سے ایک آیت تھی جو کتاب اللہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کریم علیہ السلام پر نازل کی۔

ہم نے اسے پڑھا اور اس کی تلاوت کی اور اس پر عمل بھی کرتے ہیں، اب ایسا ہرگز نہ ہو کہ کوئی شخص اسے کتاب اللہ (قرآن) میں نہ لکھا ہوا دیکھ کر رجم کے شرعی حکم ہونے کا انکار کردے۔ جیسے دورِ حاضر میں منکرینِ حدیث ودیگر بعض نادانوں نے حکمِ رجم کا انکار کردیا ہے۔ اس کی تفصیل فقیر کے رسالہ ''آیتِ رجم اور ہم'' یعنی ''تفسیر آیتِ رجم'' میں دیکھئے۔

......نسخ کی تیسری قسم

۳۔ حکم منسوخ ہوجائے لیکن تلاوت باقی رہے۔

یہ تیسری قسم قرآن مجید میں بکثرت ہے اور اس پر ائمہ نے تصانیف لکھیں چند تصانیف اسی تصنیف میں ہم نے لکھ دی ہیں۔

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اس قسم نمبر ۳ کی اکیس مثالیں بیان کی ہیں۔

(الاتقان جلد دوم)

نوٹ:۔ امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی بیان کردہ اکیس آیات کی تفصیل۔ فقیر ان کی اتقان کے علاوہ رسالہ ابن حزم ودیگر تصانیفِ ناسخ ومنسوخ سے ایک نقشہ عرض کرتا ہے صرف فرق اتنا ہے کہ ابن حزم نے آیات السیف سے کل منسوخہ آیات کو شمار میں لکھا ہے اور فقیر نے تطویل سمجھ کر شمار میں بعض آیات نہیں لکھیں بلکہ اس کے لئے قاعدہ لکھ دیا ہے جو سمجھدار کے لیے کافی ہے۔

یا کم از کم آیاتِ مجملہ کا سہارا لیتے ہیں۔ چنانچہ براہینِ قاطعہ میں حضور علیہ السلام کی لاعلمی میں آیت وَمَا اَدْرِیْ مَا یُفْعَلُ بِیْ وَلَا بِکُمْ پیش کر دی ہے۔ حالانکہ یہ آیت بالاتفاق منسوخ ہے۔ [1]

......نسخ کی دوسری قسم......

۲۔ تلاوت منسوخ ہوگئی لیکن اس کا حکم باقی رکھا گیا ہے جیسے آیتِ رجم اس کی تلاوت منسوخ ہوگئی لیکن حکم باقی ہے۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

وان کنا لنقرا فیھا آیۃ الرجم .قلت ما آیۃ الرجم ؟قال اذا زنا الشیخ والشیخۃ فار جموھا البتہ نکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم۔ [2]

ہم اس سورت میں (جس کی بہت آیات منسوخ ہو چکی ہیں) یہ آیت تلاوت کرتے تھے، راوی نے عرض کی وہ آیت رجم کیا ہے؟ فرمایا۔ اذا زنا الشیخ والشیخۃ فار جموھا البتہ نکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم ۔ بوڑھا بوڑھی جب زنا کریں تو انہیں سنگسار کرو بطورِ عبرت، یہ اللہ کا قانون ہے اور اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے۔

فائدہ، صاحب برہان نے فرمایا کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ لوگ کہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ اپنی طرف سے کتاب اللہ میں زیادتی کرتا ہے تو میں آیتِ رجم قرآن مجید میں لکھ دیتا، یہ بھی منقول ہے کہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے آے لوگو آگاہ رہو کہ آیتِ رجم انہی آیات میں

---

[1] (رسالہ ابن حزم، الجمل حاشیہ جلالین صفحہ ۲۱۶، تفسیر احمدی، حاشیہ تفسیر جلالین صفحہ ۲۱۶)

[2] الاتقان فی علوم القرآن جلد ۲ نوع ۴۷

سے ایک آیت تھی جو کتاب اللہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کریم علیہ السلام پر نازل کی۔

ہم نے اسے پڑھا اور اس کی تلاوت کی اور اس پر عمل بھی کرتے ہیں، اب ایسا ہرگز نہ ہو کہ کوئی شخص اسے کتاب اللہ (قرآن) میں نہ لکھا ہوا دیکھ کر رجم کے شرعی حکم ہونے کا انکار کردے۔ جیسے دورِ حاضر میں منکرینِ حدیث ودیگر بعض نادانوں نے حکمِ رجم کا انکار کردیا ہے۔ اس کی تفصیل فقیر کے رسالہ "آیتِ رجم اور ہم" یعنی "تفسیر آیتِ رجم" میں دیکھیے۔

......نسخ کی تیسری قسم

۳۔ حکم منسوخ ہوجائے لیکن تلاوت باقی رہے۔

یہ تیسری قسم قرآن مجید میں بکثرت ہے اور اس پر ائمہ نے تصانیف لکھیں چند تصانیف اسی تصنیف میں ہم نے لکھ دی ہیں۔

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اس قسم نمبر۳ کی اکیس مثالیں بیان کی ہیں۔

(الاتقان جلددوم)

نوٹ:۔ امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی بیان کردہ اکیس آیات کی تفصیل۔ فقیر ان کی اتقان کے علاوہ رسالہ ابن حزم ودیگر تصانیفِ ناسخ ومنسوخ سے ایک نقشہ عرض کرتا ہے صرف فرق اتنا ہے کہ ابن حزم نے آیات السیف سے کل منسوخہ آیات کو شمار میں لکھا ہے اور فقیر نے تطویل سمجھ کر شمار میں بعض آیات نہیں لکھیں بلکہ اس کے لئے قاعدہ لکھ دیا ہے، جو سمجھدار کے لیے کافی ہے۔

☆......نقشہ آیاتِ منسوخہ وناسخہ......☆

......سورة الفاتحہ......

اس میں ناسخ ہے نہ منسوخ ۔ سورۃ کی تمام آیات محکم ہیں۔ یہ قاعدہ ذہن سے نہ بھولئے کہ بسا اوقات مفسرین آیت کے عام کو خاص یا مطلق کو مقید وغیرہ کرنے کو نسخ سے تعبیر کرتے ہیں، اس سے ان کی حقیقی نسخ مراد نہیں ہوتی بلکہ اس خاص وضع مثلاً عموم سے خصوص کو مجازاً نسخ کہہ دیتے ہیں۔

...... سُورَةُ الْبَقَرَة ......

نمبر شمار	آیات منسوخہ	آیات ناسخہ
۱	اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ هَادُوْا سورہ بقرہ آیت ۶۲	وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا سورہ آل عمران آیت ۸۵
۲	وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا سورہ بقرہ آیت نمبر ۸۳	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِکِیْنَ حَیْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ سورہ توبہ آیت ۵
۳	فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا حَتّٰی یَاْتِیَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ سورہ بقرہ آیت ۱۰۹	قَاتِلُوا الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ توبہ آیت ۵
۴	وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ سورہ بقرہ آیت ۵۹	وَحَیْثُ مَا کُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَکُمْ شَطْرَهٗ بقرہ آیت ۱۴۴
۵	اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا سورہ بقرہ آیت ۱۵۹	اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَبَیَّنُوْا سورہ بقرہ آیت ۱۰۶
۶	اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَیْکُمُ الْمَیْتَةَ وَالدَّمَ سورہ بقرہ آیت ۱۷۳	حدیث اُحِلَّتْ لَنَا بَعْضُ الْمَیْتَةِ وَمَانَ السَّمَکِ والجَرَادِ
۷	کُتِبَ عَلَیْکُمُ الْقِصَاصُ فِی الْقَتْلٰی سورہ بقرہ آیت ۱۷۸	وَکَتَبْنَا عَلَیْهِمْ فِیْهَآ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ سورہ مائدہ آیت ۴۵

نمبر شمار	آیات منسوخہ	آیات ناسخہ
۸	كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ سورہ بقرہ ۱۸۰	يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ سورہ نساء آیت ۱۱
۹	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ سورہ بقرہ ۱۸۳	أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَائِكُمْ سورہ بقرہ ۱۸۷
۱۰	وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ سورہ بقرہ ۱۸۳	فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ سورہ بقرہ ۱۸۵
۱۱	وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ سورہ بقرہ ۱۹۰	فَمَنِ اعْتَدَىٰ عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدَىٰ عَلَيْكُمْ سورہ بقرہ ۱۹۱
۱۲	وَلَا تُقَاتِلُوهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ سورہ بقرہ ۱۹۱	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ توبہ آیت ۵
۱۳	يَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ سورہ بقرہ ۲۱۹	إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ سورہ توبہ آیت ۶۰
۱۴	يَسْأَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ سورہ بقرہ آیت ۲۱	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ سورہ توبہ آیت ۵
۱۵	وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ سورہ بقرہ آیت ۲۲۸	وَبُعُولَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ

نمبر شمار	آیات منسوخہ	آیات ناسخہ
۱۶	وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ سورہ بقرہ آیت ۲۳۴	وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا سورہ بقرہ آیت ۲۴۰
۱۷	اَزْوَاجًا ۚ وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ سورہ بقرہ آیت ۲۴۰	يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ سورہ بقرہ آیت ۲۳۴
۱۸	يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ بقرہ آیت ۲۱۹	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ سورہ مائدہ آیت ۵۹
۱۹	لَآ اِكْرَاهَ فِى الدِّيْنِ ۚ بقرہ ۲۵۶	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ
۲۰	وَاَشْهِدُوْٓا اِذَا تَبَايَعْتُمْ سورہ بقرہ آیت ۲۸۲	فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا سورہ بقرہ آیت ۲۸۳
۲۱	وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِىْٓ اَنْفُسِكُمْ سورہ بقرہ آیت ۲۸۴	لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا سورہ بقرہ آیت ۲۸۶

سورۃ آل عمران

نمبر شمار	آیات منسوخہ	آیات ناسخہ
۱	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ سورہ ال عمران آیت ۱۰۲	وَجَاهِدُوْا فِى اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ۭ سورہ حج آیت ۷۸

......سورہ النساء......

نمبر شمار	آیات منسوخہ	آیات ناسخہ

۱	وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُوا الْقُرْبَىٰ سورۃ النساء آیت ۸	يُوصِيكُمُ اللّٰهُ فِي أَوْلَادِكُمْ سورۃ النساء آیت ۱۱
۲	وَالَّتِي يَأْتِينَ الْفَاحِشَةَ سورۃ النساء آیت ۱۵	الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا سورہ نور آیت ۲
۳	وَالَّذَانِ يَأْتِيَانِهَا مِنْكُمْ سورۃ النساء آیت ۱۶	
۴	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ سورہ نساء ۲۹	
۵	وَالَّذِينَ عَقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ فَآتُوهُمْ نَصِيبَهُمْ سورہ نساء آیت ۳۳	وَأُولُوا الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ سورہ انفال آیت ۷۵
۶	فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ نساء آیت ۸۱	آیت قتال
۷	وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ سورہ نساء آیت ۶۴	اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سورہ توبہ آیت ۸۰
۸	وَمَنْ تَوَلَّىٰ فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا سورہ نساء ۸۰	آیہ قتال
۹	لَا تُكَلَّفُ إِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ	

نمبر شمار	آیات منسوخہ	آیات ناسخہ
	الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ سورہ نساء آیت ۸۴	آیہ قتال
۱۰	فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ	آیہ قتال ودیگر آیات قتال
۱۱	اِلَّا الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ اِلٰى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ سورہ نساء آیت ۹۰	آیہ قتال ودیگر آیات قتال
۱۲	وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ سورہ نساء آیت ۹۳	اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ سورہ نساء آیت ۱۱۶

......سورہ مائدہ......

نمبر شمار	آیات منسوخہ	آیات ناسخہ
۱	يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا سورہ مائدہ آیت ۲	آیت قتال سورہ توبہ آیت ۵ دیگر آیات قتال
۲	فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ مائدہ ۱۳	
۳	فَاِنْ جَآءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ مائدہ آیت ۴۲	وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ سورہ مائدہ آیت ۴۲
۴	مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ سورہ مائدہ آیت ۹۹	آیت قتال
۵	يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ سورہ مائدہ آیت ۱۰۵	كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ سورہ آل عمران آیت ۱۱۰

نمبر شمار	آیات منسوخہ	آیات ناسخہ
۶	يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ سورہ مائدہ آیت ۱۰۶	وَأَشْهِدُوا ذَوَيْ عَدْلٍ مِنْكُمْ سورہ طلاق آیت ۲
۷	فَإِنْ عُثِرَ عَلَىٰ أَنَّهُمَا اسْتَحَقَّا سورہ مائدہ آیت ۱۰۷	وَلَا يُضَارَّ كَاتِبٌ سورہ بقرہ آیت ۲۸۲

......سورہ انعام......

نمبر شمار	آیات منسوخہ	آیات ناسخہ
۱	قُلْ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ سورہ انعام آیت ۱۵	إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا سورہ فتح آیت ۱
۲	قُلْ لَسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيلٍ سورہ انعام آیت ٦٦	آیت قتال سورہ توبہ آیت ۵ ودیگر آیات قتال
۳	وَذَرِ الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَهُمْ لَعِبًا وَلَهْوًا سورہ انعام آیت ۷۰	
۴	ثُمَّ ذَرْهُمْ فِي خَوْضِهِمْ يَلْعَبُونَ سورہ انعام آیت ۹۱	
۵	فَمَنْ أَبْصَرَ فَلِنَفْسِهِ سورہ انعام آیت ۱۰۴	
۶	وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ	

نمبر شمار	آیات منسوخہ	آیات ناسخہ
۷	وَاَعۡرِضۡ عَنِ الۡمُشۡرِكِيۡنَ سورہ انعام آیت ۱۰۶	آیت قتال
۸	وَمَا جَعَلۡنٰكَ عَلَيۡهِمۡ حَفِيۡظًا سورہ انعام آیت ۱۰۷	آیت قتال
۹	وَنَذَرُهُمۡ فِىۡ طُغۡيَانِهِمۡ يَعۡمَهُوۡنَ سورہ انعام آیت ۱۱۰	آیت قتال
۱۰	قُلۡ يٰقَوۡمِ اعۡمَلُوۡا انعام ۱۳۵	آیت قتال
۱۱	قُلِ انۡتَظِرُوۡۤا اِنَّا مُنۡتَظِرُوۡنَ سورہ انعام آیت ۱۳۵	آیت قتال
۱۲	اِنَّ الَّذِيۡنَ فَرَّقُوۡا دِيۡنَهُمۡ سورہ انعام آیت ۱۵۹	قَاتِلُوا الَّذِيۡنَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ
۱۳	وَاِذَا رَاَيۡتَ الَّذِيۡنَ يَخُوۡضُوۡنَ سورہ انعام آیت ۶۸	وَمَا عَلَى الَّذِيۡنَ يَتَّقُوۡنَ مِنۡ حِسَابِهِمۡ سورہ انعام آیت ۶۹

......سورہ اعراف......

نمبر شمار	آیات منسوخہ	آیات ناسخہ
۱	خُذِ الۡعَفۡوَ وَاۡمُرۡ بِالۡعُرۡفِ سورہ اعراف ۱۹۹	وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ آیت قتال

......سورہ انفال......

نمبر شمار	آیات منسوخہ	آیات ناسخہ
۱	يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ سورہ انفال آیت ۱	وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ سورہ انفال آیت ۴۱
۲	وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ سورہ انفال آیت ۳۳	وَمَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ سورہ انفال آیت ۳۴
۳	قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِنْ يَّنْتَهُوْا سورہ انفال آیت ۳۸	وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ سورہ انفال آیت ۳۹
۴	وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ سورہ انفال آیت ۶۱	قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ سورہ توبہ آیت ۲۹
۵	اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ سورہ انفال آیت ۶۵	اَلْئٰنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ سورہ انفال ۶۶
۶	وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يُهَاجِرُوْا سورہ انفال آیت ۷۲	وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ سورہ انفال آیت ۷۵

......سورہ التوبہ......

نمبر شمار	آیات منسوخہ	آیات ناسخہ
۱	بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ سورہ توبہ آیت ۱	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ آیت قتال سورہ توبہ آیت ۵

نمبر شمار	آیات منسوخہ	آیات ناسخہ
۲	وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ سورہ توبہ آیت ۳۴	وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ
۳	اِلَّا تَنْفِرُوْا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا سورہ توبہ آیت ۳۹	وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً سورہ توبہ آیت ۱۲۲
۴	عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ سورہ توبہ آیت ۴۳	فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ سورہ نور آیت ۶۲
۵	اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سورہ توبہ آیت ۸۰	سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ سورہ منافقون آیت ۶
۶	اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ كُفْرًا وَّنِفَاقًا دو آیتیں سورہ توبہ آیت ۹۷،۹۸	وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ سورہ توبہ آیت ۹۹

......سورہ یونس......

نمبر شمار	آیات منسوخہ	آیات ناسخہ
۱	اِنِّيْ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ سورہ یونس آیت ۱۵	لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ سورہ فتح آیت ۲
۲	فَانْتَظِرُوْا اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ سورہ یونس آیت ۱۰۲	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ
۳	وَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ لِّيْ عَمَلِيْ	سورہ توبہ آیت ۵

نمبر شمار	آیات منسوخہ	آیات ناسخہ
۴	وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ سورہ یونس آیت ۱۰۸	سورہ توبہ آیت ۵
۵	وَاصْبِرْ حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ ۚ سورہ یونس آیت ۱۰۹	سورہ توبہ آیت ۵

......سورہ ہود......

نمبر شمار	آیات منسوخہ	آیات ناسخہ
۱	مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا سورہ ہود آیت ۱۵	مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ سورہ بنی اسرائیل آیت ۱۸
۲	وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ اعْمَلُوْا سورہ ہود آیت ۱۲۱	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ سورہ توبہ آیت ۵
۳	وَانْتَظِرُوْا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ سورہ ہود آیت ۱۲۲	سورہ توبہ آیت ۵

......سورہ یوسف......

اس سورت میں نہ کوئی آیت ناسخ ہے اور نہ منسوخ۔

......سورہ رعد......

نمبر شمار	آیات منسوخہ	آیات ناسخہ

نمبر شمار	آیات منسوخہ	آیات ناسخہ
۱	وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ سورہ حج آیت ۵۲	سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى سورہ اعلیٰ آیت ۶
۲	وَاِنْ جَادَلُوْكَ فَقُلِ اللّٰهُ سورہ حج آیت ۶۸	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ سورہ توبہ آیت ۵
۳	وَجَاهِدُوْا فِى اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ سورہ حج آیت ۷۸	فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ سورہ تغابن آیت ۱۶

......سورہ مومنون......

نمبر شمار	آیات منسوخہ	آیات ناسخہ
۱	فَذَرْهُمْ فِيْ غَمْرَتِهِمْ سورہ مومنون آیت ۹۶	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ سورہ توبہ آیت ۵
۲	اِدْفَعْ بِالَّتِىْ هِىَ اَحْسَنُ السَّيِّئَةَ سورہ مومنون آیت ۹۶	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ سورہ توبہ آیت ۵

......سورہ النور......

نمبر شمار	آیات منسوخہ	آیات ناسخہ
۱	اَلزَّانِىْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً سورہ نور آیت ۳	فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ سورہ نساء آیت ۳
نمبر شمار	آیات منسوخہ	آیات ناسخہ

۱	فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ رعد آیت ۴۰	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ توبہ آیت ۵
۲	وَإِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ سورہ رعد آیت ۶	إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ سورہ لقمان آیت ۱۳

......سورہ ابراہیم......

اس سورت میں نہ کوئی آیت ناسخ ہے اور نہ منسوخ۔

......سورہ نحل......

نمبر شمار	آیات منسوخہ	آیات ناسخہ
۱	وَمِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِيْلِ وَالْأَعْنَابِ سورہ نحل آیت ۶۷	قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ سورہ اعراف آیت ۳۳
۲	وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ أَحْسَنُ سورہ نحل آیت ۱۲۵	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ سورہ توبہ آیت ۵

......سورہ بنی اسرائیل......

نمبر شمار	آیات منسوخہ	آیات ناسخہ
۱	وَمَا أَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ سورہ توبہ آیت ۵

......سورہ کہف......

نمبر شمار	آیات منسوخہ	آیات ناسخہ

۱	قُلِ الْحَقُّ مِن رَّبِّكُمْ فَمَن شَاءَ سورہ کہف آیت ۲۹	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ سورہ توبہ آیت ۵

......سورہ مریم......

نمبر شمار	آیات منسوخہ	آیات ناسخہ
۱	قُلْ مَن كَانَ فِي الضَّلَالَةِ فَلْيَمْدُدْ سورہ مریم آیت ۷۵	فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ سورہ مریم آیت ۸۴

......سورہ طہ......

نمبر شمار	آیات منسوخہ	آیات ناسخہ
۱	فَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ سورہ طہ آیت ۱۳۰	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ سورہ توبہ آیت ۵
۲	قُلْ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوا سورہ طہ آیت ۱۳۵	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ سورہ توبہ آیت ۵

......سورہ انبیاء......

نمبر شمار	آیات منسوخہ	آیات ناسخہ
۱	فَإِن تَوَلَّوْا فَقُلْ آذَنتُكُمْ	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ توبہ آیت ۵

......سورہ حج......

نمبر شمار	آیات منسوخہ	آیات ناسخہ

۲	فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ سورہ نور آیت ۵۴	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ سورہ توبہ آیت ۵

......سورہ فرقان......

نمبر شمار	آیات منسوخہ	آیات ناسخہ
۱	وَيَخْلُدْ فِيهِ مُهَانًا سورہ فرقان آیت ۶۹	إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ سورہ نساء آیت ۱۱۶

......سورہ شعرا......

اس سورت میں نہ کوئی آیت ناسخ ہے اور نہ منسوخ۔

......سورہ نمل......

اس سورت میں نہ کوئی آیت ناسخ ہے اور نہ منسوخ۔

......سورۃ القصص......

نمبر شمار	آیات منسوخہ	آیات ناسخہ
۱	وَإِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ أَعْرَضُوا عَنْهُ سورہ قصص آیت ۵۵	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ سورہ توبہ آیت ۵

......سورہ عنکبوت......

نمبر شمار	آیات منسوخہ	آیات ناسخہ

۱	وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ سورہ عنکبوت آیت ۴۵	قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ سورہ توبہ آیت ۲۹

......سورہ روم......

نمبر شمار	آیات منسوخہ	آیات ناسخہ
۱	فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ سورہ روم آیت ۶۰	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ سورہ توبہ آیت ۵

......سورہ سجدہ......

نمبر شمار	آیات منسوخہ	آیات ناسخہ
۱	فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانْتَظِرْ سورہ سجدہ آیت ۳۰	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ سورہ توبہ آیت ۵

......سورہ احزاب......

نمبر شمار	آیات منسوخہ	آیات ناسخہ
۱	لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ سورہ احزاب آیت ۵۲	يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّا اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ اللّٰتِیْ سورہ احزاب آیت ۵۰

......سورہ سبا......

نمبر شمار	آیات منسوخہ	آیات ناسخہ

۱	قُلْ لَّا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّآ اَجْرَمْنَا سورہ سبا آیت ۲۵	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ سورہ توبہ آیت ۵

......سورہ صافات......

نمبر شمار	آیات منسوخہ	آیات ناسخہ
۱	فَتَوَلَّ عَنْهُمْ سورہ صافات آیت ۱۷۴	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ سورہ توبہ آیت ۵

......سورہ ص......

نمبر شمار	آیات منسوخہ	آیات ناسخہ
۱	مَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ سورہ صاد آیت ۸۶	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ سورہ توبہ آیت ۵

......سورہ زمر......

نمبر شمار	آیات منسوخہ	آیات ناسخہ
۱	اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ سورہ زمر آیت ۳	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ سورہ توبہ آیت ۵
۲	قُلْ اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ	لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ فتح ۲

نمبر شمار	آیات منسوخہ	آیات ناسخہ

۳	فَاعْبُدُوْا مَا شِئْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ سورہ زمر آیت ۱۵	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ سورہ توبہ آیت ۵
۴	وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ سورہ زمر آیت ۳۶،۲۳	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ سورہ توبہ آیت ۵
۵	قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ سورہ زمر آیت ۳۹	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ سورہ توبہ آیت ۵
۶	اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْ مَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ زمر ۴۶	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ سورہ توبہ آیت ۵
۷	فَمَنِ اهْتَدٰى فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ زمر ۴۱	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ سورہ توبہ آیت ۵

......سورہ مومن......

نمبر شمار	آیات منسوخہ	آیات ناسخہ
۱	فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ الخ	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ سورہ توبہ آیت ۵

......سورہ السجدہ......

نمبر شمار	آیات منسوخہ	آیات ناسخہ
۱	وَلَا تَسْتَوِى الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ

......سورہ شوریٰ......

نمبر شمار	آیات منسوخہ	آیات ناسخہ
١	يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِمَنْ فِي الْأَرْضِ	يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَغْفِرُونَ
٢	اللَّهُ حَفِيظٌ عَلَيْهِمْ وَمَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيلٍ شوریٰ ٦	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ سورہ توبہ آیت ٥
٣	فَلِذَٰلِكَ فَادْعُ وَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ	قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ سورہ توبہ آیت ٢٩
٤	مَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ نَزِدْ لَهُ فِي حَرْثِهِ سورہ شوریٰ ٢٠	مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهُ فِيهَا بنی اسرائیل ١٨
٥	وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهِ فَأُولَٰئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِنْ سَبِيلٍ	وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذَٰلِكَ وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذَٰلِكَ
٦	فَإِنْ أَعْرَضُوا فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا شوری آیت ٤٨	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ سورہ توبہ آیت ٥

......سورہ زخرف......

نمبر شمار	آیات منسوخہ	آیات ناسخہ
١	فَذَرْهُمْ يَخُوضُوا وَيَلْعَبُوا	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ سورہ توبہ ٥

......سورہ دخان......

نمبر شمار	آیات منسوخہ	آیات ناسخہ
۱	فَارْتَقِبْ اِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ سورہ توبہ ۵

......سورہ جاثیہ......

نمبر شمار	آیات منسوخہ	آیات ناسخہ
۱	قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَ اللّٰهِ جاثیہ ۱۴	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ سورہ توبہ آیت ۵

......سورہ احقاف......

نمبر شمار	آیات منسوخہ	آیات ناسخہ
۱	فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ سورہ احقاف ۳۵	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ سورہ توبہ آیت ۵

......سورہ محمد......

نمبر شمار	آیات منسوخہ	آیات ناسخہ
۱	فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ سورہ توبہ ۵

......سورہ فتح......

اس سورت میں نہ کوئی آیت ناسخ ہے اور نہ منسوخ۔

......سورہ حجرات......

اس سورت میں نہ کوئی آیت ناسخ ہے اور نہ منسوخ۔

......سورہ ق......

نمبر شمار	آیات منسوخہ	آیات ناسخہ
۱	فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ سورہ توبہ ۵
۲	نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ سورہ توبہ ۵

......سورہ ذاریات......

نمبر شمار	آیات منسوخہ	آیات ناسخہ
۱	وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ	نسخ بآیات زکوۃ
۲	فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَآ اَنْتَ بِمَلُوْمٍ	وَذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ

......سورہ طور......

نمبر شمار	آیات منسوخہ	آیات ناسخہ
۱	وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ سورہ توبہ ۵

......سورۃ النجم......

نمبر شمار	آیات منسوخہ	آیات ناسخہ
۱	فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى ۵ عَنْ ذِكْرِنَا	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ سورہ توبہ ۵
نمبر شمار	آیات منسوخہ	آیات ناسخہ
۲	وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى	وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ

......سورہ واقعہ......

نمبر شمار	آیات منسوخہ	آیات ناسخہ
۱	ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ وَقَلِيلٌ مِّنَ الْآخِرِينَ سورہ واقعہ ۱۳،۱۴	ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْآخِرِينَ سورہ واقعہ آیت ۳۹،۴۰

......سورہ مجادلہ......

نمبر شمار	آیات منسوخہ	آیات ناسخہ
۱	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ سورہ مجادلہ آیت ۱۲	ءَأَشْفَقْتُمْ أَن تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ سورہ مجادلہ آیت ۱۳

......سورہ حشر......

نمبر شمار	آیات منسوخہ	آیات ناسخہ
۱	مَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَىٰ سورہ حشر آیت ۷	يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنفَالِ سورہ انفال آیت ۱

......سورۃ ممتحنہ......

نمبر شمار	آیات منسوخہ	آیات ناسخہ
۱	لَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ	إِنَّمَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ
نمبر شمار	آیات منسوخہ	آیات ناسخہ

۱	يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ سورہ ممتحنہ آیت ۸	قَاتَلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَاَخْرَجُوكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ سورہ ممتحنہ ۹
۲	يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ	فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ سورہ ممتحنہ آیت ۱۰
۳	وَاِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ سورہ توبہ ۵

...... سورہ تغابن، سورہ طلاق، تحریم، سورہ ملک ......

ان سورتوں میں ناسخ اور منسوخ آیات نہیں ہیں۔

...... سورہ ن ......

نمبر شمار	آیات منسوخہ	آیات ناسخہ
۱	فَذَرْنِيْ وَمَنْ يُّكَذِّبُ فَذَرْنِيْ وَمَنْ يُّكَذِّبُ	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ سورہ توبہ آیت ۵

...... سورہ معارج ......

نمبر شمار	آیات منسوخہ	آیات ناسخہ
۱	فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ سورہ توبہ ۵

☆☆☆☆☆☆☆☆

...... سورہ مزمل ......

نمبر شمار	آیات منسوخہ	آیات ناسخہ

۱	يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۝ قُمِ اللَّيْلَ	إِلَّا قَلِيلًا سورہ مزمل آیت ۳
۲	نِصْفَهُ مزمل آیت ۳	أَوِ انْقُصْ مِنْهُ مزمل آیت ۳
۳	ثَقِيلًا مزمل آیت ۵	يُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يُخَفِّفَ عَنْكُمْ
۴	وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيلًا	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ سورہ توبہ ۵
۵	وَذَرْنِي وَالْمُكَذِّبِينَ أُولِي النَّعْمَةِ	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ سورہ توبہ ۵
۶	فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذَ إِلَى رَبِّهِ سَبِيلًا	وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ

......سورہ مدثر......

نمبر شمار	آیات منسوخہ	آیات ناسخہ
۱	ذَرْنِي وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيدًا	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ سورہ توبہ ۵

......سورہ قیامہ......

نمبر شمار	آیات منسوخہ	آیات ناسخہ
۱	لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ	سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسَى سورہ اعلیٰ ۶

......سورہ دھر......

نمبر شمار	آیات منسوخہ	آیات ناسخہ
۱	فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ
نمبر شمار	آیات منسوخہ	آیات ناسخہ

۲	مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا سورہ دھر ۲۴ اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ سورہ توبہ آیت ۵

......سورہ عبس......

نمبر شمار	آیات منسوخہ	آیات ناسخہ
۱	كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ	وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ

......سورہ طارق......

نمبر شمار	آیات منسوخہ	آیات ناسخہ
۱	فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ

......سورہ غاشیہ......

نمبر شمار	آیات منسوخہ	آیات ناسخہ
۱	لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ

......سورہ تین......

نمبر شمار	آیات منسوخہ	آیات ناسخہ
۱	اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ

......سورۃ العصر......

نمبر شمار	آیات منسوخہ	آیات ناسخہ

۱	اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ	اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

......سورہ کافرون......

نمبر شمار	آیات منسوخہ	آیات ناسخہ
۱	لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْنِ	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِکِیْنَ سورہ توبہ ۵

نوٹ:۔ فقیر نے نقشہ میں مقدور بشری کے مطابق محنت کی ہے غلطی کا امکان ضرور ہے اگر کوئی سمجھدار عالم دین اسے رسالہ ابن حزم کے سامنے رکھ کر نظر ثانی فرمائے تو زہِ کرم۔

اویسی غفرلہ

......توضیح مزید......

جیسا کہ فقیر نے نقشہ کی ابتداء میں عرض کیا ہے کہ بعض مفسرین نے مجازاً عموم سے خصوص وغیرہ کو نسخ سے تعبیر کیا ہے، بعض مفسرین نے اسے حقیقی نسخ میں نہ پاکر اس کے نسخ سے انکار کردیا۔ اسی لئے عام ذہن اس سے پریشان ہوجاتا ہے۔ اس سے پریشانی کی ضرورت نہیں، اس لئے کہ مفسرین کا اصطلاحی اختلاف ہے، اور وہ غیر مضر ہے۔ فقیر چند سورتوں کی چند آیات کی توضیح عرض کرتا ہے جس سے واضح ہوگا کہ اختلاف المفسرین ہوا کرتا ہے، اس سے عوامی اذہان الجھیں تو وہ عوام ہی ہیں، اہل علم کو اس سے الجھن نہیں ہونی چاہیے۔

۱۔ سورہ بقرہ آیت علیہ السلام اَلْوَصِیَّۃُ لِلْوَالِدَیْنِ وَالْاَقْرَبِیْنَ بِالْمَعْرُوْفِ منسوخ ہے۔ آیتِ میراث علیہ السلام ۱۲ سے جمہور کا یہ قول ہے، اور بعض فقہا فرماتے ہیں حدیث اَلَا لَا وَصِیَّۃَ لِوَارِثٍ سے منسوخ ہے، حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ آیتِ وصیت منسوخ، آیتِ میراث ہی کے ذریعہ سے ہے، حدیث

اَلَا لَا وَصِیَّۃَ لِوَارِثٍ بیانِ نسخ ہے۔

آیت نمبر ۲۔علیہ السلام ۳۔بعض مفسرین کا قول ہے کہ آیت فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۴ سے منسوخ ہے، اور بعض کا قول یہ ہے کہ یہ محکم ہے اور لفظِ لا کی تقدیر کے ساتھ آیت کو شیخ فانی ۵ اور عاجز ۶ کے حق میں لیتے ہیں، اور حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک آیت کا ایک اور مفہوم بھی ممکن ہے وہ یہ کہ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ میں طاقتِ صوم کے معنی نہ لئے جائیں بلکہ طاقتِ اطعام (یعنی کھانا کھلانے کی طاقت) مراد ہو، جس سے مقصد حق تعالیٰ کا اداء صدقہ فطر بیان کرنا ہے روزہ کے قائم مقام اطعامِ طعام بیان کرنا مقصد نہیں ہے تو حق تعالیٰ اس مقام پر صدقۃ الفطر کے بعد حکمِ صیام کا ذکر فرمایا، جیسا کہ آیت ثانیہ میں ہے، بعد میں تکبیرات عیدین کا بیان فرمایا:

وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ

آیت نمبر۳۔علیہ السلامناسخ ہے آیت علیہ السلام كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ کے لیے، کیونکہ آیت كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ

مِن قَبْلِكُمْ کا مقتضی یہی ہے۔جس طرح اہلِ کتاب پر سوجانے کے بعد رات کے کسی حصہ میں بھی کھانا پینا اور اپنی عورتوں سے قربت کرنا حرام تھا، اسی طرح اس شریعت میں بھی ۔ چنانچہ ابتداءِ احوال میں یہی حکم مشروع تھا مگر بعد میں اس کی

۱:۔سورۃ بقرہ آیت ۸۰ پارہ ۲ رکوع ۲۲۔ ۲:۔سورہ نساء آیت ۱۱۔ ۳:۔سورہ بقرہ آیت ۱۸۴۔
۴:۔سورہ بقرہ آیت ۱۸۵۔ ۵:۔شیخ فانی جو بہت بوڑھا ہو گیا ہو اور بڑی عمر کا ہو۔
۶:۔عاجز وہ جو کسی بیماری وغیرہ کی وجہ سے روزے نہ رکھ سکے اور جس سے کچھ نہ ہو سکے۔

اباحت کا حکم آپعلیہ السلا مکے ذریعہ بیان کردیا گیا۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ کَمَا کُتِبَ میں تشبیہ، نفسِ وجوب کے اعتبار سے ہے، نہ اس اعتبار سے کہ جمیع احکام فرعیہ اور جزئیات میں بھی اہلِ کتاب ہی کی طرح روزوں کو مقرر کیا گیا۔ تو اس صورت میں نسخ نہ ہوگا۔

یہ جو کچھ قرآن کریم نے آپعلیہ السلامیں بیان کیا وہ اس طریقہ کی تبدیلی ہے جو ان کے درمیان اس حکمِ خاص کی مشروعیت سے قبل تھا، کیونکہ اس کی کوئی دلیل (قطعی) نہیں ہے کہ یہ حکم حضور علیہ السلام نے ان کے لیے مشروع فرمایا تھا۔ اور اگر یہ تسلیم بھی کرلیا جائے کہ بعد میں حرمتِ اکل وشرب نوم آنخضرت علیہ السلام کی جانب سے تھا تو آیتِ کلام اللہ دوسری آیت کے لئے ناسخ نہ ہوگی بلکہ سنت کا نسخ ہوگا کتاب اللہ کے ذریعہ۔

آیت نمبر ۴۔ یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ ابن جریر طبری روایت سے نقل کرتے ہیں کہ یہ منسوخ ہے آیت فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ سے۔ شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ آیتِ مذکورہ تحریم قتال پر دلالت نہیں ہے، بلکہ جوازِ قتال آیت سے مفہوم ہوتا ہے، درحقیقت آیت کا مدلول مانع عن القتال، اور خصم کی دلیل تسلیم کرتے ہوئے، یہ ہے کہ قتال شہر حرام میں اگرچہ بہت شدید چیز ہے لیکن کفر وشرک کا فتنہ تو اس سے بھی بڑھ کر ہے، اس لیے کفر وشرک کے بالمقابل قتال فی الشھر الحرام کی قباحت قابلِ تحمل ہے، اور چنانچہ یہ توجیہ سیاقِ کلام سے بخوبی واضح ہے۔

آیت نمبر ۵۔ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ الی قولہ علیہ السلا مبالعموم ائمہ تفسیر فرماتے ہیں کہ یہ منسوخ ہے آیت اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا سے اور آیت مَتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ

میں وصیت کا بیان کردہ حکم آیتِ میراث سے منسوخ ہے۔

آیت نمبر ۶۔ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ط منسوخ ہے آیت لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ط سے۔ شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ یہ صورت بابِ نسخ سے نہیں ہے، بلکہ عام کی تخصیص ہے، کیونکہ آیتِ ثانیہ نے یہ چیز ظاہر کردی ہے کہ مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ سے مراد غیر اختیاری وساوس اور خطرات نہیں ہیں، بلکہ اخلاق ونفاق اور وہ باطنی احوال ہیں جو انسان کی قدرت واختیار کے تابع ہیں۔

......آل عمران......

آیت علیہ السلامکہا گیا کہ یہ حکم آیت لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ط سے منسوخ ہے، اور کہا گیا کہ منسوخ نہیں ہے بلکہ محکم ہے۔ اور کوئی آیت بجز آیتِ مذکورہ کے ایسی نہیں کہ جس سے دعویٰ نسخ صحیح ہو سکے۔ شاہ صاحب فرماتے ہیں میرے نزدیک حَقَّ تُقَاتِهٖ، شرک وکفر اور ان تمام امور کے متعلق ہے، جن کا مرجع اعتقاد ہے۔ اور علیہ السلام کا حکم اعمال کے متعلق ہے، مثلاً جو شخص وضو کی استطاعت وقدرت نہ رکھتا ہو تو تیمم کرے یا جو شخص نماز کھڑے ہو کر پڑھنے پر قادر نہیں وہ بیٹھ کر پڑھ لے، یہی مضمون مابعد کی آیت وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ سے سمجھا جا رہا ہے۔

......سورۃ نساء......

آیتعلیہ السلاممفسرین کے نزدیک مشہور ہے کہ آیتعلیہ السلامسے منسوخ ہے۔ شاہ صاحب فرماتے ہیں نسخ ماننا ضروری نہیں بلکہ میرا خیال ہے کہ آیت کا مفہوم یہ ہے کہ میراث، موالی اور اہل قرابت کے لیے ہے، اور ہمدردی وصلہ ان لوگوں کے لیے جن

کے ساتھ مواخات و بھائی چارگی کا عہد ہو چکا ہے۔

آیت علیہ السلام کہا گیا ہے۔ کہ منسوخ ہے، اور بعض مفسرین کہتے ہیں منسوخ نہیں، البتہ بالعموم لوگوں نے اس پر عمل کرنے کا برتاؤ کیا۔

شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ آیت محکم ہے اور حکم استحبابی ہے (کہ عام رشتہ داروں جو ذوی الفرض اور عصبات کے علاوہ تقسیم ترکہ کے وقت حاضر وموجود ہوں ان کو بھی بطورِ تبرع مستحق میراث رشتہ دار اپنے اپنے حصوں میں سے دے دیں تو اچھا ہو)

آیت علیہ السلام منسوخ ہے آیت سورۃ نور علیہ السلام سے۔ شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ ظاہر یہ ہے کہ اس مقام پر کوئی نسخ نہیں ہے بلکہ حکم سابق جو ایک غایت اور انتہاء کے ساتھ مقید تھا، اس حکم کو اس منتہی تک پہنچا دیا گیا اور آیتِ نور نازل ہونے پر حضور سرورِ عالم علیہ السلام نے فرمادیا آے لوگو! یہ ہے وہ راستہ جس کے پیدا کرنے کا اللہ نے وعدہ فرمایا تھا بس اسی کو اختیار کرلو۔

......سورۃ مائدہ......

آیتعلیہ السلام منسوخ ہے ان آیات کے ذریعہ جن میں الشہر الحرام میں قتال کی اجازت بیان کردی گئی۔ شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ اس آیت کا ناسخ نہ ہم قرآن میں پاتے ہیں اور نہ سنتِ صحیحہ میں، آیت کا مفہوم تو یہ ہے کہ شہرِ حرام میں قتال محرم کی برائی میں اور زائد شدت ہو جاتی ہے۔ اول تو قتال و خونریزی خود حرام، پھر یہ فعلِ حرام شہرِ حرام میں، حرمت بالائے حرمت کا مصداق بن جائے گا۔ جیسا کہ حضور سرورِ عالم علیہ السلام نے اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا الا ان دماء کم واموالکم

حرام علیکم کحرمۃ یومکم ھذا فی بلدکم ھذا فی شھرکم ھذا ۔[1]

آیت علیہ السلام منسوخ ہے آیت وَاَنِ احْکُمْ بَیْنَھُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ سے، شاہ صاحب فرماتے ہیں میرے نزدیک ہر دو آیتوں کے معنی یہ ہیں اگر آپ ان کے درمیان فیصلہ کرنا پسند فرمائیں تو پھر فیصلہ کیجئے اس کے متعلق جو اللہ نے نازل کیا، اور ان کی خواہشات کی پیروی نہ کیجئے۔ جس کا حاصل ہے کہ ہم اہلِ ذمہ کو اس بات کی اجازت دیں کہ وہ اپنے باہمی قضیے اور مشاجرات اپنے زعماء کے پاس پیش کر کے فیصلہ کرالیں لیکن اگر وہ اپنا معاملہ آپ کے پاس لائیں تو پھر اس کا فیصلہ کتاب اللہ کے مطابق ہوگا۔

آیت اَوْ اٰخَرٰنِ مِنْ غَیْرِکُمْ منسوخ ہے علیہ السلام سے، امام احمد بن حنبل ظاہر مفہوم کا اعتبار فرماتے ہیں۔ اور بعض مفسرین فرماتے ہیں مِنْ غَیْرِکُمْ مراد (آیت)، یعنی اپنے رشتہ داروں کے علاوہ دو گواہ لے کر آؤ۔ تو اس تقدیر پر اخوان من غیرکم مسلمانوں ہی میں سے ہوں گے اور آیت منسوخ نہ ہوگی۔

......سورۃ انفال......

آیت علیہ السلام منسوخ ہے بعد والی آیت علیہ السلام سے شاہ صاحب فرماتے ہیں میرا خیال بھی یہی ہے کہ آیت سابقہ بعد والی آیت سے منسوخ ہے جیسا کہ مفسرین کے درمیان مشہور ہے۔

......سورۃ براۃ......

اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا منسوخ ہے آیت علیہ السلام سے، شاہ صاحب فرماتے ہیں

[1]:۔ بخاری شریف جلد ا صفحہ ۲۳۴، ۲۳۵ باب الخطبہ۔

لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَاءِ کا مفہوم میرے نزدیک یہ ہے کہ وہ تیاری اور سامان جس سے جہاد ممکن ہو اور ثقالاً کے معنی یہ ہیں کہ خدام اور سواریاں ساز وسامان کی کثرت کے ساتھ۔ تو اس صورت میں آیت کا نسخ نہ ہوگا۔

......سورہ نور......

اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً آیتعلیہ السلامسے منسوخ ہے۔ امام احمد اسی کے قائل ہیں دوسرے مفسرین فرماتے ہیں کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ زانی مرد کفو (اور مماثل) نہیں کسی کا، بجز زانیہ عورت کے اور وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سے تحریم زنا اور شرک کی طرف اشارہ ہے، تحریم نکاح غرض کلام نہیں۔ تو اس طرح آیت سے مراد ایک خاص امر ہے، اور وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ عام ہے، جو خاص کے لئے ناسخ نہیں ہوسکتا۔

آیتعلیہ السلامکہا گیا کہ منسوخ ہے اور کہا گیا کہ یہ حکم منسوخ نہیں ہے۔ لیکن لوگوں نے اس پر عمل میں سستی کی ہے۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا مذہب غیر منسوخ ہونے کے متعلق ہے۔ اور یہی رائے زیادہ اولیٰ اور قوی ہے۔

......سورۃ احزاب......

لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ منسوخ ہے آیت اِنَّا اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ الّٰتِيْ سے شاہ صاحب فرماتے ہیں احتمال ہے کہ ناسخ مقدم ہو از روئے تلاوت۔

......سورۃ مجادلہ......

اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ منسوخ ہے بعد والی آیت سے۔ شاہ صاحب اسی کو اختیار فرماتے ہیں۔

......سورۃ ممتحنہ ......

فَاٰتُوا الَّذِیْنَ ذَهَبَتْ اَزْوَاجُهُمْ مِّثْلَ مَآ اَنْفَقُوْا۔ بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ یہ منسوخ ہے آیت قتال و جہاد سے، اور بعض فرماتے ہیں کہ آیت غنیمت سے، اور بعض کے نزدیک محکم ہے، شاہ صاحب فرماتے ہیں ظاہر یہی ہے کہ آیت سابقہ منسوخ نہیں ہے البتہ وہ حکم مسلمانوں کی کمزوری اور کفار کے غلبہ وقوت کے زمانہ میں ہے۔

......سورۃ مزمل ......

قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا منسوخ ہے سورۃ کے آخری حصہ علیہ السلام اَلْقُرْاٰنِ سے، پھر دوبارہ اس حکم کا نسخ پنجگانہ نمازوں کی فرضیت سے ہوا، شاہ صاحب اس مقام پر بھی نسخ کے قائل نہیں، فرماتے ہیں علیہ السلام قیام اور تہجد کی تاکید ہے، اس تاکید کو آخر سورت سے تبدیل کر کے محض ندب اور استحباب کا درجہ بیان و معین فرما دیا گیا۔

خلاصہ یہ کہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ ان مواقع مذکورہ میں سے صرف پانچ مقام پر نسخ کے قائل ہیں، اور جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ بموافقت ابن العربی ان اکیس آیات میں نسخ کا قول اختیار کیا کرتے اور ان اکیس آیات مع مزید تحقیق و تفصیل فقیر کا رسالہ شرح قصیدہ نسخہ للسیوطی کا مطالعہ فرمائیے۔

☆......درجات النسخ......☆

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ منسوخ کتاب اللہ میں تین قسم پر ہے۔

قسم اول:۔ نرم حکم کو سخت کرنا مثلاً ابتدائے اسلام میں زنا کی سزا حبس فی البیت الی وقت الموت تھی۔ علیہ السلام لَهُنَّ سَبِیْلًا اس کے بعد حد زنا کی آیت نازل ہوئی۔

قسم دوم :۔ سخت حکم کو نرم کرنا، جیسے ابتدائے اسلام میں دس کفار کے مقابلہ میں ایک مسلمان کا جانا فرض تھا اگر ان کے مقابلہ سے بھاگ جاتا تو گنہگار تھا بعد کو حکم منسوخ ہوا جس کا بیان سورۃ انفال کی آیات میں تفصیل سے ہے۔

قسم سوئم :۔ ناسخ اور منسوخ مساوی درجہ کے ہوں مثلاً ابتدائے اسلام میں بیت المقدس کی طرف منہ کرنے کا حکم تھا بعد کو بیت اللہ کی طرف حکم صادر ہوا جیسے فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

قاعدہ: نسخ چار طرح ہوتا ہے۔

۱۔نسخ الکتاب بالکتاب۔اس کی کثیر مثالیں ہیں۔

۲۔نسخ السنۃ بالسنۃ کما قال علیہ السلام کنت نھیتکم عن زیارۃ القبور الا فزورھا۔میں نے تمہیں قبور سے روکا تھا اب قبور کی زیارت کیا کرو۔

۳۔نسخ السنۃ بالکتاب جیسے بیت المقدس کی طرف منہ کرنے کا حکم حدیث شریف سے ثابت ہے اس کا ناسخ قولِ باری تعالیٰ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ کتاب میں ہے۔

۴۔نسخ الکتاب بالسنۃ ، جیسے زانی کی سزا حدیثِ رجم سے ہے اس کی تحقیق فقیر کے رسالہ ''تفسیر آیت رجم'' میں ہے۔

فائدہ: نسخ کے قواعد واصول کی بے خبری سے، مخالفینِ اسلام اور منکرینِ صحابہ کہتے ہیں کہ قرآن میں تحریف ہو چکی ہے، بہت سی آیات اب موجود نہیں۔انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور کے زمانہ اقدس میں بہت سی آیات ہم پڑھا کرتے تھے لیکن اب وہ ہمارے سامنے نہیں۔اس کی بہت سی مثالیں علامہ ابن حزم

نے اپنے رسالہ ناسخ ومنسوخ اور امام سیوطی نے اتقان جلد اول صفحہ ۲۲ میں بیان فرمائی ہیں۔ انہیں آیات کو لے کر عیسائی اور یہودی تحریف کا الزام لگاتے ہیں، مندرجہ بالا قاعدہ کے ساتھ ان کے الزامات کو دور کریں۔ ایسے ہی شیعہ کے اعتراضات کے جوابات اسی قاعدہ سے دفع کیے جاسکتے ہیں، یہ حضرات بھی اہلِ سنت کے خلاف آیاتِ منسوخہ پیش کر کے کہتے ہیں کہ شیخین اور امیر عثمان رضی اللہ عنہ نے جمع وترتیب قرآن کے وقت بہت سی آیات حذف کردی ہیں، حالانکہ وہ آیات محذوف نہیں ہوئیں بلکہ وہ بقوانینِ مذکورہ منسوخ ہوئیں۔

☆......باب دوم......☆

☆............عقلی دلائل اور اعتراضات کے جوابات............☆

حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمة الله علیه نے فرمایا کہ نسخ، جس میں اللہ تعالیٰ نے امتِ محمدیہ کو آسانی کے لیے حکم فرما کر خصوصیت عطا فرمائی۔

وقد اجمع المسلمون علی جوازه و انکره الیهود ظنا منهم انه بداء کالذی یری الرائی ثم یبدوله وهو باطل (اتقان)

ترجمہ:۔ اور یقیناً تمام مسلمانوں کا اجماع اور اتفاق ہے نسخ کے جواز، پر مگر یہودیوں نے نسخ کا انکار کیا، یہ گمان کرتے ہوئے کہ نئی رائے کا ظاہر ہونا اس طرح ہے جس طرح کہ بداء جو رائے کی تبدیلی سے پاک پھر اسے ظاہر کرے یہ باطل ہے (یہود کے گمان میں اللہ کی طرف نسخ کی نسبت کرنے سے بھولنے کی قباحت لازم آتی ہے)

فائدہ: بداء رائے کی تبدیلی کا نام ہے جو اللہ تعالیٰ کے لیے مبنی بر حکمت ہے، لیکن شیعہ فرقہ میں ضروری امر ہے، ان کو جب کسی سوال کا جواب نہیں بن پڑتا تو بداء کا

سہارا لیتے ہیں۔ مثلاً اصولِ کافی میں ہے:

ان اللّٰہ تبارک وتعالیٰ قد کان وقت ھذا الامر فی السعبین فلما ان قتل الحسین اشتد غضب اللہ علی اھل الارض فاخرہ الی اربعین ولم یجعل اللہ بعد ذلک وقتا عندنا۔

ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ نے ظہورِ مہدی کا وقت ۷۰ مقرر فرمایا تھا لیکن جب امام حسین شہید ہوئے تو اللہ تعالیٰ کا غصہ اہلِ زمین پر بڑھ گیا تو ظہورِ مہدی کا وقت ٹال کر ۱۴۰ھ مقرر کر دیا پھر بھی اسے ملتوی کر کے غیر مؤقت وقت تک مؤخر فرما دیا۔

فائدہ، اس عبارت میں شیعہ نے بداء کا سہارا لیا ہے، جب اہلِ سنت نے کہا کہ مہدی نے آنا تھا وہ کیوں نہ آیا؟ تو جواب یہی دیا جو مذکور ہوا۔ خلاصہ یہ کہ نسخ اہلِ اسلام کے نزدیک جائز ہے اس میں اللہ تعالیٰ پر کسی قسم کا اعتراض نہیں اور نہ ہی اس کی شانِ علمی کے خلاف ہے، وہ مالک ہے۔ جس طرح چاہے اپنے احکام کا اجراء اپنی مرضی سے فرماتا ہے، بعض احکام پہلے جاری کر کے بعد کو منسوخ فرماتا ہے، ان کے بجائے دوسرے احکام لاتا ہے۔ اس سے اس کی لاعلمی ثابت نہیں ہوتی بلکہ حکمت ہے۔ لیکن اہلِ کتاب بالخصوص یہود نے نسخ کا انکار کرتے ہوئے دو دلیلیں قائم کی ہیں۔

۱۔ اللہ تعالیٰ پر لاعلمی کا الزام آتا ہے کہ حکم نازل کرتے وقت اسے علم نہیں ہوتا کہ آئندہ کیا ہوگا۔

۲۔ مجبور ہونا لازم آتا ہے، کیا وہ بندوں کی وجہ سے احکام بدلتا ہے؟ اگر اسے قدرت ہے تو وہ اپنے احکام کو برقرار کیوں نہیں رکھتا؟۔

جواب ۱۔ اللہ تعالیٰ نے یہ دنیا اسباب سے منسلک فرمائی ہے، اگرچہ وہ قدرتوں کا مالک ہے لیکن اپنے اکثر امور اسباب سے ظاہر فرمائے مثلاً کُنْ کا مالک ہو کر زمین

وآسمان کو چھ دنوں میں بنایا، جس کا ہر ایک دن ایک ہزار سال کا تھا۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ہے خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ آسمان وزمین چھ دنوں میں بنائے اور فرمایا علیہ السلام (حج آیت ۴۷ پارہ ۱۷) اور ایسے ہی انسان کی تخلیق کو دیکھئے کہ۔ ترجمہ: پھر ہم نے اس پانی کو بوند کو خون کی پھٹک کو گوشت کی بوٹی۔ پھر گوشت کی بوٹی کو ہڈیاں پھر ان ہڈیوں پر گوشت پہنایا پھر اسے اور صورت میں اٹھان دی۔

(کنز الایمان)

حالانکہ وہ اسے صرف کُن کہہ کر یک بارگی بنا سکتا ہے۔ ایسے ہی انسانی زندگی کے جملہ اطوار کا حال ہے۔ ایسے ہی امتوں کے تقدم وتاخر کا معاملہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کے دور کے احکام کا تقاضا اور تھا، تو نوح علیہ السلام کے زمانہ کو سمجھئے۔ تو جو امور پہلی امت کے مناسب تھے وہ دوسری امتوں کے لیے مناسب نہ تھے، اسی لئے پہلے احکام منسوخ کر کے دوسرے جاری فرمادیئے۔ اسی لئے اس سے لاعلمی ثابت نہ ہوگی بلکہ حکمت ہوگی (اور کمال علمی کی اعلیٰ دلیل کہ پہلا حکم یہ تھا اور بعد کا یوں ہے)

☆......ایک مثال......☆

اسے ایک مثال سے سمجھئے، نومولود بچہ کی ماں کئی ماہ دودھ کے سوا کوئی شئے از قسم غذا بچے کو نہیں دیتی، پھر جب بچہ دو سال کا ہوتا ہے اب دودھ چھڑا کر کوئی شئے از قسم نرم غذا مثلاً حلوہ وغیرہ کھلاتی ہے، جب چند سال بڑا ہو جاتا ہے تو ثقیل اغذیہ مثلاً روٹی، گوشت، سالن وغیرہ کھاتا پیتا ہے، بچے کی نشو ونما کے ادوار میں دورِ اول اور دورِ آخر کا فرق واضح ہے۔ اس سے یہ کوئی نہیں سمجھتا ماں کو علم نہ تھا کہ بعد کو یہ بچہ گوشت وچاول اور روٹی، سالن

نہیں کھائے گا بلکہ اسے علم الیقین بلکہ حق الیقین ہے کہ کھائے گا اور ضرور کھائے گا، لیکن اس غذا کا ایک وقت ہے جو زمانہ شیر خوارگی کے لائق نہیں۔ بلا تشبیہ و بلا تمثیل کہا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ کے علمِ قدیم میں ہر امت کے حالات واضح ہیں لیکن ہر ایک کا وقت مقرر ہے۔

......مثالِ ثانی......

طبیب اور ڈاکٹر کے زیرِ علاج بیمار پڑا ہے، اسے پہلے دور میں وہ دو روٹیاں کھلائے گا، جو اس کی حالت بدلنے کے بعد لائق نہ ہوں گی، جوں جوں بیمار کی حالت بدلتی جائے گی طبیب اور ڈاکٹر کی دوائیاں بدلتی جائیں گی، یہاں تک کہ بیمار کی حالت جب مکمل سنبھل جائے گی، اب اس کے لیے طاقت کی دوائیں از قسم معجون اور مغزیات وغیرہ تجویز کی جائیں گی، اس کیفیت کی تبدیلی سے یہ کوئی نہیں کہتا کہ طبیب اور ڈاکٹر بیمار کی حالتِ آخری سے بے خبر تھا تبھی وہ حالتِ اول میں اور دوائی دیتا رہا اور آخر میں اور دی، تو بلا تمثیل یہ ہم کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم بیماروں کا حکیمِ مطلق ہے، وہ ہمارے عوارض سے باخبر ہے، وہ ہمارے امراض کے علاج میں تجاویز بدلتا رہا، یہاں تک کہ انسانی دنیا زمانہ ختم نبوت میں پورے آن بان کے ساتھ جوش جو تک پہنچی، اسی لئے سابق کے جتنا ہی ضعف انسانیت کے مطابق علاج ہوتا رہا، وہ ختم بلکہ وہ ادویہ اس دور میں انسانیت کے لیے مضر ہوں گے، جیسے نومولود بچے کی شیر خوارگی کی غذائیں اب جوانی میں کام کی نہیں یا ابتدائی دور مرض کے ادویہ میں اب صحت میں مضر ثابت ہوں گے، ایسے ہی امتِ

مصطفیٰ علیہ السلام کو سمجھئے کہ یہ انسانیت کی معراج تک پہنچی ہے اسی لئے اب اس کے لئے وہ بعض تجاویز نامناسب ہیں جو سابقہ امم میں رائج تھیں۔

یہود (اہل کتاب) کا رد نقلی دلیل سے۔

جس طرح کیمونسٹ (دہریہ) اور دشمنانِ اسلام کو فقیر کی تقریر بالا مفید ثابت ہوگی، انشاء اللہ۔ اہلِ کتاب بالخصوص یہود و نصاریٰ کو بھی کام آئے گی ساتھ ہی انہیں نقلی دلائل میں سے ایک دلیل یہ سنائی جائے کہ آدم علیہ السلام کے زمانہ میں بہن کے ساتھ بھائی کا نکاح جائز تھا، پھر بعد کی شریعتوں میں وہ حکم منسوخ ہوگیا۔ چنانچہ اس مسئلہ کا اعتراف یہود ونصاری کو بھی ہے اور ان کی تصانیف میں یہ مسئلہ کثرت سے مندرج ہے مزید توضیح حاضر ہے۔

......تحقیق نکاح الاخ بالاخت (بہن بھائی کا نکاح)......

حضرت آدم علیہ السلام کے دور کا ایک واقعہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں بیان فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَیْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ ۘ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ؕ قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ ؕ قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ۞ لَئِنْۢ بَسَطْتَّ اِلَیَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِیْ مَاۤ اَنَا بِبَاسِطٍ يَّدِیَ اِلَيْكَ لِاَقْتُلَكَ ۚ اِنِّیْۤ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ۞ اِنِّیْۤ اُرِيْدُ اَنْ تَبُوْٓاَ بِاِثْمِیْ وَاِثْمِكَ فَتَكُوْنَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۚ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ ۞ فَطَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ قَتْلَ اَخِيْهِ فَقَتَلَهٗ فَاَصْبَحَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۞

ترجمہ:۔ بیٹوں کا قصہ صحیح طور پر پڑھ کر سنایئے جب کہ دونوں نے ایک ایک نیاز پیش کی اوران میں سے ایک کی تو مقبول ہوگئی اور دوسری کی مقبول نہ ہوئی وہ دوسرا کہنے لگا کہ میں تجھ کوضرور قتل کروں گا اس ایک نے جواب دیا کہ خداتو متقیوں ہی کا عمل قبول کرتا ہے۔ اگر تو مجھ پر میرے قتل کرنے کے لئے دست درازی کرے گا تب بھی میں تجھ پر تیرے قتل کرنے کے لئے ہرگز دست درازی کرنے والا نہیں میں تو خدائے پرور دگار عالم سے ڈرتا ہوں۔ میں یوں چاہتا ہوں کہ تو میرے گناہ اور اپنے گناہ سب اپنے سر پر رکھ لے پھر تو دوزخیوں میں شامل ہو جائے گا اور یہی سزا ہوتی ہے ظلم کرنے والوں کی سوائے اس کے جی نے سب کو اپنے بھائی کے قتل پر آمادہ کردیا پھر اس کو قتل ہی کر ڈالا جس سے بڑی نقصان اٹھانے والوں میں شامل ہوگیا۔

☆......واقعہ کا پس منظر......☆

واقعہ کا پس منظر وہی ہے جو ہمارا موضوع ہے جسے مفسرین نے بیان فرمایا کہ حضرت بی بی حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شکم سے ہابیل کے ساتھ لیوا پیدا ہوئی تھی اور قابیل کے ساتھ اقلیمہ۔ لہذا اس شریعت کی رو سے اقلیمہ قابیل پر حرام تھی اس پر لیوا حلال تھی۔ مگر اقلیمہ زیادہ خوب صورت تھی قابیل نے اس سے ہی نکاح کرنا چاہا۔ آدم علیہ السلام نے منع فرمایا تو قابیل بولا کہ یہ آپ کی رائے ہے۔ رب کا حکم نہیں تو آپ نے فرمایا کہ تم دونوں قربانیاں پیش کرو، جس کی قربانی کو آسمانی آگ جلا جائے وہ سچا ہے۔ چنانچہ قابیل نے گندم کا ڈھیر اور ہابیل کے قتل کرنے کا ارادہ کرلیا جس کی تفصیل اوپر مذکور ہوئی۔

علیہ السلام یہ واقعہ جواز نکاح الاخ بالاخت کی دلیل ہے جسے اہلِ کتاب نے بھی تسلیم کیا ہے۔ تو جب یہ حکم منسوخ ہوگیا تو اہلِ کتاب کا نسخ کا انکار محض تعصب اور ضد ہے اور بس۔

لطیفہ:۔ اہل کتاب نسخ کے اس لئے منکر ہیں کہ وہ سمجھتے ہیں کہ ہم نسخ مان لیں تو تسلیم کرنا پڑے گا کہ حضور علیہ السلام کا دین دینِ موسیٰ وعیسیٰ کا ناسخ ہے۔

سوال:۔ حدیث میں ہے کہ قال رسول اللہ علیہ السلام کلامی لا ینسخ کلام اللہ و کلام اللہ ینسخ بعضہ بعضا۔ (مشکوٰۃ شریف)

ترجمہ:۔ میرا کلام، کلام اللہ کو منسوخ نہیں کرتا اور کلام اللہ میرے کلام کو نسخ کرتا ہے اور کلام اللہ کا بعض بعض کو منسوخ کرتا ہے۔

اور یہی بعض مفسرین کا مذہب بھی ہے چنانچہ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا کہ:

واختلف العلماء. فقیل لاینسخ القرآن الا بقران۔ ۱

ترجمہ:۔ تو علماء نے اختلاف کیا اور ایک قول یہ ہے کہ قرآن کا نسخ قرآن کے بغیر کسی چیز سے نہیں ہوسکتا۔

اللہ تعالیٰ نے بھی ارشاد فرمایا۔

مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا جب کوئی آیت ہم منسوخ فرمائیں یا بھلادیں تو اس سے بہتر یا اس جیسی اور لے آئیں گے۔

اوران کی عقلی دلیل نقل فرمائی کہ وقالوا. ولا یکون مثل القرآن وخیرا منه الّا قران

لے۔ یعنی سورہ مائدہ کی آیات مبارکہ ۳۰ تا ۳۷ تک میں ہابیل وقابیل کے واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔

علمائے کرام نے فرمایا کہ قرآن سے بہتر یا اس کی مثل کوئی شئے ہوسکتی ہے تو وہ قرآن ہی ہے۔

جواب:- وقیل بل ینسخ القران بالسنة لأنها ایضا من عند الله اور یہ بھی کہا گیا ہے

قرآن پاک حدیث سے بھی منسوخ ہوجاتا ہے کیونکہ حدیث کا بھی وحی ہونا ثابت ہے۔

جیسے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:-

وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۝ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں

کرتے وہ تو نہیں مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے۔

اور وصیت کی آیت اسی قسم سے قرار دی گئی ہے جو آگے آئے گی۔ انشاء اللہ

اذا كانت السنة بامر الله من طريق الوحی نسخت ۔

اور تیسری بات یہ ہے کہ اگر حدیث اللہ کے حکم کے طریق سے وحی ہو تو وہ قرآن کو

منسوخ کر سکے گی جب کہ وہ اجتہادی ہو تو پھر اس صورت میں قرآن کا نسخ اس سے

نہیں ہوگا اس کو ابن حبیب نیشاپوری نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے۔

وقال الشافعی حیث و قع نسخ القرآن بالسنة فمعها قرآن عاضد لها

وحیث وقع نسخ السنة بالقرآن فمعه سنة عاضدة له۔ [1]

ترجمہ۔ شافعی رحمة الله علیه فرماتے ہیں کہ جس جگہ پر قرآن کا نسخ حدیث سے

ہوگا وہاں قرآنی آیات بھی اس حدیث کی تائید ضرور کریں گی، اور جہاں قرآن سے

حدیث کو منسوخ کیا جائے گا وہاں کوئی دوسری حدیث بھی ناسخِ قرآنی کی تائید کرنے

والی بھی ضرور پائی جائے گی، تا کہ قرآن وحدیث کی موافقت واضح ہو جائے۔ امام

---

[1] (الاتقان فی علوم القرآن جلد دوم النوع ۴۷ صفحہ ۲۱)

جلال الدین سیوطی نے اس کی تحقیق علم اصول کی کتاب منظومہ جمع الجوامع کی شرح میں مفصل بیان فرمائی ہے۔

سوال :۔ حکم رفع کر کے تلاوت کو باقی رکھنے کا کیا فائدہ؟

جواب :۔ قرآن کی تلاوت جس طرح اس سے حکم معلوم کر کے اس پر عمل کرنے کے لئے کی جاتی ہے، ایسے ہی قرآن پاک کے کلامِ الٰہی ہونے کی وجہ سے اس کی تلاوت بغرضِ حصولِ ثواب بھی کی جاتی ہے، اس طرح سے اس کی تلاوت باقی رکھی گئی تا کہ ثواب حاصل کیا جاسکے۔

☆......نسخ اکثر محض تخفیفاً ہوتا ہے اور وہ انعامِ الٰہی ہے کہ بندے سے مشقت اٹھالی گئی پھر اس کی تلاوت باقی رکھی گئی تا کہ انعامِ الٰہی کی یاد ہوتی رہے، یعنی بندوں کو یاد دلانا مطلوب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان پر انعام فرما کر انہیں ایسی محنتوں و مشقتوں سے بچایا ان النسخ غالبا یکون للتخفیف فابقیت التلاوة تذکیر اللمنعمة ورفع المشقة الخ [1]

علیہ السلام اس کا ایک نکتہ امام سیوطی، امام ابن الجوزی رحمھا اللہ تعالیٰ سے نقل فرماتے ہیں وہ یہ ہے کہ اسی طریقہ سے امت محمدیہ علی صاحبھا الصلوة والسلام کی اطاعت گزاری، اور مزید فرمان برداری کا اظہار منظور تھا اور دکھانا تھا کہ کس طرح امت حبیب علیہ السلام کے فدائی حضرات صرف گمان پر بغیر کوئی دلیل طلبی اور تجسس، تفصیل کے، راہ خدا میں جان نچھاور کرنے میں جلدی کرتے ہیں، ذرا سے

[1] (الاتقان فی علوم القرآن جلد دوم)

اشارہ سے مالی جانی قربانی پر سیدنا خلیل علیہ السلام کی طرح فوراً تیار ہو جاتے ہیں، اس میں گویا امت حبیب خدا علیہ السلام کی دوسری امم سے فوقیت وافضلیت کا اظہار مطلوب ہے۔

سوال:۔ شیعہ کہتے ہیں کہ اتقان میں ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ قرآن میں سے بہت سا حصہ جاتا رہا ہے، ایسے ہی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ علیہ السلام کے زمانہ اقدس میں سورہ احزاب کی دوسو آیات پڑھی جاتی تھیں جس وقت حضرت عثمان نے مصاحف لکھوائے اس وقت ہم نے اس سورہ سے سوائے موجودہ مقدار کے اور کچھ نہ پایا ایسے ہی حضرت ابی بن کعب نے فرمایا کہ سورۃ الاحزاب سورۃ البقرہ کے برابر تھی، ایسے ہی سیدہ عائشہ کے مصاحف میں تھا۔

یا ایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما وعلیٰ الذین یصلون الصفوف الاول ۔ یہ آیت عثمان رضی اللہ عنہ کے تغیر کرنے سے پہلے تھی اس طرح کی بے شمار آیات اتقان میں درج کی ہیں۔[1]

جواب:۔ یہ تمام آیات منسوخہ ہیں، بعض منسوخہ آیات یوں بھی منسوخ ہوئیں کہ حضور علیہ السلام کی زندگی مبارک میں پڑھی جاتی رہیں آپ کے وصال سے تھوڑے عرصہ پہلے ان کے نسخ کا حکم نازل ہوا، تو بعض صحابہ کو نسخ کا علم نہ ہوسکا، اسی لیے وہ قرآن سمجھ کر پڑھتے رہے، جب قرآن کی جمع وترتیب شیخین اور عثمان غنی کے دور میں ہوئی تو صحیح صورت سامنے آگئی، شیعہ نے بلا تحقیق عوام کو دھوکہ دے کر سوال اٹھادیا جو سراسر غلط ہے۔

---

[1] (الاتقان جلد دوم صفحہ ۲۳ النوع ۴۷)

سوال :- آیت علیہ السلام منسوخ ہے جیسا کہ ابن حزم میں، رسالہ ناسخ ومنسوخ میں اسے منسوخہ آیات میں لکھا ہے، اس کی ناسخ آیت علیہ السلام ہے یہ آیت اہلِ سنت کا ہر واعظ ہر سٹیج پر پڑھتا ہے لیکن اسے خبر ہی نہیں کہ یہ آیت منسوخ ہے۔

جواب :- ناسخ ومنسوخ امر ونہی میں ہوتا ہے اور یہ نہ صیغہ امر ہے نہ نہی بلکہ جملہ خبریہ ہے۔

☆......ابن حزم کا مذہب اہلِ سنت کے خلاف ہے علم المناظرہ کا قاعدہ یہ ہے کہ سوال میں مخالف کا حوالہ نا قابلِ قبول ہوتا ہے۔

سوال :- قاعدہ (جو تم نے خود بھی لکھا ہے اور دوسرے مفسرین نے بھی کہ) جملہ خبریہ کے نسخ میں تاویل کی جاتی ہے یوں کہ پہلے اسے امر ونہی کے مفہوم میں لایا جائے گا اس کے بعد اسے منسوخ قرار دیا جائے گا۔

جواب :- 1۔ قاعدہ صحیح ہے لیکن معترض نے نسخ کے نتیجہ کو نہیں سمجھا، دراصل ان کے لیے استغفار منسوخ ہے جن کے لیے استغفار ممنوع ہے، وہ ہیں منافقین وکافرین جیسا کہ آیت ناسخہ اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ کی ضمیر سے ظاہر ہے۔ اگر یہ جواب نہ دیا جائے بلکہ استغفار کی مطلق نفی کی جائے جس میں اہلِ ایمان کو شامل رکھا جائے، تو یہ روحِ اسلام کے خلاف ہے، اس لئے کہ حضور سرورِ عالم علیہ السلام نے اس آیت کے نزول کے بعد بھی بے شمار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے استغفار فرمائی، بلکہ حدیث شریف میں ہے کہ آپ اپنی امت کے لیے مزارِ اقدس میں ہر وقت استغفار فرما رہے ہیں، اور تا قیامت استغفار فرماتے رہیں گے، اور قیامت میں شفاعت کے سوا آپ کا

[1] (الاتقان فی علوم القرآن جلد دوم صفحہ ۲۵ النوع ۴۷ فی ناسخہ ومنسوخہ)

اور کام ہی نہیں ہوگا، کہ امت کے لئے اللہ تعالیٰ سے ان کی بخشش مانگیں۔ اگر مخالفین کو حضور علیہ السلام کی استغفار کی ضرورت نہیں تو بے شک آیت کو عام کر کے خود کو اس میں داخل کریں، لیکن ہمیں تو آپ کی شفاعت کے سوا چارہ نہیں اسی لئے ہم آیت میں نسخ عام نہیں مانتے، وہ نسخ خاص منافقین وکافرین کے لئے ہے اور بس۔ اور ہم تو بخشش چاہتے ہیں تو حضور علیہ السلام کی شفاعت سے اور بس۔

کسی کو ناز ہوگا عبادت کا اطاعت کا

ہمیں تو ناز ہے محمد علیہ السلامکی شفاعت کا

جواب:2۔ نسخ کی ایک قسم یہ بھی ہے، کہ شے کی فرضیت اور وجوب منسوخ کر کے اس کا استحباب باقی رکھا جاتا ہے۔ اب مطلب یہ ہوا کہ ابتدائے اسلام میں حضور سرورِ عالم علیہ السلام کا وسیلہ جلیلہ واجب قرار دے دیا گیا۔ یہ امر چونکہ امت کے لئے شاق تھا، اسی لئے اس کے وجوب کو استحباب سے بدلا گیا، تا کہ تا قیامت ہر امتی اپنے گناہوں کی بخشش کے وقت حضور سرورِ عالم علیہ السلام کو وسیلہ عرض کر سکے۔

(واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب)

ھذا آخرما رقمہ قلم الفقیر القادری ابی الصالح محمد فیض احمدا لأویسی رضوی غفرلہٗ، بہاولپور

۵ شوال المکرم ۱۴۱۸ھ

دعائے صحت اور منقبت اُویسی نور اللہ مرقدہٗ

از شاعر اہلسنت الحاج صوفی منظور احمد ناظم صابری رحمۃ اللہ علیہ

فیض احمد کا فیض ہردم جاری رہے ۔۔۔ فیض احمد سے دور ہر بیماری رہے

انکا سایہ سروں پر ہمیشہ رہے ۔۔۔ صحت وعافیت برقراری رہے

ہم سنتے رہیں یہ سناتے رہیں ۔۔۔ ہر خطاب اور تقریر پیاری رہے

انکو حاصل ہمیشہ حضوری رہے ۔۔۔ اِنکی ہر سال طیبہ تیاری رہے

ان کے ہر قدم پر سدا خیر ہو ۔۔۔ سینوں پہ یہ قائم سرداری رہے

کامیابی ہمیشہ ہو حاصل انہیں ۔۔۔ دشمنوں کو ہمیشہ خواری رہے

صدقہ پنجتن کا اور صدقہ غوث الوریٰ ۔۔۔ دور اُن سے ہر دکھ رنج آزاری رہے

مسلک حق کی ہو پاسبانی سدا ۔۔۔ خدمت دین یوں عمر ساری رہے

ان کے جتنے بھی دوست اور احباب ہیں ۔۔۔ دور ہر اک سے بیقراری رہے

یہ تو منظور ناظم ہے خادم سدا ۔۔۔ ان سے قائم ہمیشہ یہ یاری رہے